بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

نمبر ۳۶ — ۱۷ رجب ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء — نمبر ۳۶

سلسلہ الجدید جلد ۲ — سلسلہ القدیم جلد ۵

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی چہا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو عا پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عا پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ہر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

توکل ...... عا ۔ افریقہ ...... للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارش کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کافر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اُسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ (۲ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دُعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ترتیب مضامین مین تبدیلی

مشورہ طلب امر۔ جیساکہ گذشتہ اخبار مین بھی ناظرین سے مشورہ طلب کیا گیا تھا۔ صفحہ ۲ یعنی ٹائیٹل کے اندر کا صفحہ بسبب رنگین کاغذ ہونے کے خدا کی تازہ وحی کے واسطے موزون نہین معلوم ہوتا کیونکہ اس قسم کے کاغذ پر چھپائی ایسی عمدہ نہین اٹھتی۔ جیساکہ سفید کاغذ پر۔ اس واسطے اس ہفتہ مین بطور نمونہ اس صفحہ پر ڈاک ولائت لکھی جاتی ہے۔ احباب اپنے مفید مشورہ سے امداد فرماوین۔ خدا کی تازہ وحی کے صفحہ ۳ پر لکھنے مین ایک یہ فائدہ بھی ہے کہ وہ صفحہ سب سے آخر چھاپا جاتا ہے اور اس کے بالمقابل صفحہ ۶ تازہ اخبار عام کے واسطے کام آسکتا ہے۔

مینجر

خوشخبری

براہین احمدیہ اور اخبار بدر ایک سال کیواسطے

ہردو بقیمت صمہ

اخبار بدر کی سالیانہ قیمت ۱۲/ ہے اور براہین احمدیہ بمعہ سوانح حضرت مسیح موعود و فہرست مضامین کی قیمت صمہ رہے کل ۱۲/ شعہ ہوئے۔ لیکن جو خریدار ایک اور خریدار پیدا کرو ے۔ اس کو براہین احمدیہ ۱۲/ عہ مین دی جاوے گی۔ اور اخبار بھی ۱۲/ عہ مین دی جاوے گی۔ کل صمہ ہوئے۔

مینجر

ڈاک ولائت

چار بیویان۔ ایک صاحب جیمس کویز باغ ساکن شہر واشنگٹن ملک امریکہ کے حال مین مر گئے ہین۔ ان کے بعد ظاہر ہوا کہ ان کی چار بیویان تہین یا تو وہ مارمن تھے۔ یا قدرتی ضروریات نے ان کو اس امر پر مجبور کیا تہا۔ کہ اس فطرتی مسئلہ تعدد ازدواج پر عمل کرین:۔

دجال کا جلانا ڈاکٹر اتیچ چارلٹن بیسٹین صاحب نے ایک کتاب شائع کی ہے جس مین انہون نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ زمین مین سے اجزا اکٹھے کر کے ایک جاندار پیدا کیا جاسکتا ہے۔ بعض دیگر پروفیسرون نے اس کی تائید کی ہے اور تجربے کئے جارہے ہین کیا اب بھی وہ بات پوری نہین ہوئی کہ دجال جلائیگا اور مارے گا۔ اس مین ان ناوانون کے واسطے بھی ایک سبق ہے۔ جو کہتے ہین کہ جب انسان مر جائیگا۔ تو پھر کس طرح زندہ ہوگا۔ خدا کے کلام اور نبی کے قول کو سننا اور ماننا بدبختون کے واسطے مشکل ہے۔ لیکن یورپ کی آواز ضرور ہے کہ ان کو پیاری لگے۔ اور سب کچھ منوا دے۔

سینٹ راکو عیسائیون کا ایک مقدس بزرگ اس نام کا گذرا ہے۔ ممکن ہے اپنی جگہ کوئی نیک بخت راہب ہو۔ لیکن آج کل اس کا بت بنایا جاتا ہے اور اس کی پوجا کی جاتی ہے۔ اس کے بت کی پرستش زیادہ تر کنواری لڑکیان اور بیاہی ہوئی عورتین کرتی ہین۔ ان عیسائیون کا عقیدہ ہے۔ کہ عورت کو اچھا خاوند دلانا اور خاوند کے تعلقات کو پر محبت کر دینا اس بزرگ کی عبادت سے اور اس کے آگے نذر و نیاز رکھنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ حال مین امریکہ کے ایک شہر مین اس کے ایک بت پر تنازع ہو کر معاملہ جنگ و جدال تک پہنچا ہے۔ اور وہ اس طرح ہے۔ کہ یہ بت ایک گرجا مین مدت سے نصب تہا۔ بعض لوگوں نے اس کے واسطے ایک خاص جگہ بنائی۔ اور اس کو وہاں لے گئے جس پر جھگڑا ہوا۔ اور آخر جو فریق اس کو گرجا مین ہی رکھنا چاہتا تہا وہ غالب آیا۔

آمد مسیح ایک شخص انیسوین صدی کے ابتدا مین گذرا تہا۔ جو اپنے آپ کو نبی کہتا تہا۔ اور اس کا نام ہف ملر (H. Miller) تہا۔ اس کا دعویٰ تہا۔ کہ مین نے بائیبل کی پیشگوئیون سے حساب کیا ہے تو معلوم ہوا ہے کہ دنیا کے خاتمہ اور یسوع مسیح کے آنے کا دن ۱۸۴۴ء مین ہے۔ اس کی اس بات کو سنکر بہت سے لوگ اس کے مرید ہو گئے لیکن جب ۱۸۴۴ء گذر گیا تب لوگ برگشتہ ہو گئے اس وقت اس نے مشتہر کیا کہ حساب کرنے مین مجھ سے غلطی ہوئی تھی۔ بائبل کے رو سے دوبارہ حساب کرنے سے جو بات مجھے معلوم ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ مسیح ۱۸۷۵ء مین آئیگا۔ ملر کے بعد اس کے شاگرد پادری تہرمن (Rev: Thurman) نے نبوت کا دعوے کیا اور کہا کہ میرے استاد سے پہلے غلطی ہوئی تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ مسیح ۱۸۷۵ء مین ضرور آجائیگا اور دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا۔ قریب تیس ہزار آدمی اس کے ساتھ شامل ہو گئے۔ لیکن جب ۱۸۷۵ء بھی خالی گذر گیا۔ تو وہ لوگ برگشتہ ہو گئے لیکن تہرمن پادری صاحب نے اشتہار دیا کہ اس مین ایک حساب کرنے کی غلطی تھی۔ اصل تاریخ مسیح کی آمد کی بائیبل کے رو سے ۱۹۱۴ء ہے۔ تہرمن صاحب تو مر گئے۔ اب ان کے جانشین پادری رسل صاحب ہین:۔ (Russell)۔ پادری رسل صاحب فرماتے ہین کہ مین نے خود سارا حساب کیا ہے اور اس حساب کے رو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تہرمن صاحب کو بھی غلطی لگی تھی۔ یسوع مسیح کے آنے اور دنیا کے خاتمہ کی اصل تاریخ ۱۹۱۴ء ہے ان تاریخون سے اور اس قدر شور و غل سے کم از کم یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسے کی اس زمانہ مین آمد کے متعلق جو تحریک قلوب کے اندر تمام دنیا پر ہو رہی ہے وہ خالی از مطلب نہین۔

غلط تعداد پادری میک کورڈ (McCord) نے پلائی موتھ کے گرجا کے واعظ کے عہدہ سے استعفےٰ دیدیا ہے جس کا سبب وہ یہ بیان کرتے ہین کہ اس گرجا کی کارکن کمیٹی نے اپنے رجسٹرون مین ممبرون کی تعداد ۵۱۸ دکھلائی تھی مگر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اصل تعداد صرف ۱۲۰ تھی۔ مذہبی معاملہ مین مردم شماری کا طریق عیسائیون کے درمیان ایسا ہی چلا آیا ہے اسی طرح سے عیسائی لوگون نے عیسائیون کی تعداد دنیا مین مسلمانون سے بڑھ کر دکھائی ہے۔

ڈوئی۔ جرمنی کے ملک مین ڈوئی کے جسقدر مرید تھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

خدا کی تازہ وحی

۴ ستمبر ۱۹۰۶ء اِنّی مع الروح اٰتیک بغتةً

ترجمہ ۔ میں روح کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤنگا

دیا ۔ فرمایا آج ہی ایک خواب میں دیکھا کہ ایک چوغہ زریں جس میں بہت سنہری کام کیا ہوا ہے مجھے غیب سے دیا گیا ہے ۔ ایک چور اس چوغہ کو لیکر بھاگا ۔ اُس چور کے پیچھے کوئی آدمی بھاگا جس نے چور کو پکڑ لیا اور چوغہ واپس لے لیا بعد اس کے وہ چوغہ ایک کتاب کی شکل میں ہو گیا جسکو تفسیر کبیر کہتے ہیں ۔ اور معلوم ہوا کہ چور اُس کو اس غرض سے لیکر بھاگا تھا کہ اس تفسیر کو نابود کر دے ۔ فرمایا اس کشف کی تعبیر یہ ہے کہ چور سے مراد شیطان ہے جو چاہتا ہے کہ ہمارے ملفوظات لوگوں کی نظر سے غائب کر دے ۔ مگر ایسا نہیں ہوگا ۔ اور تفسیر کبیر جو چوغہ کے رنگ میں دکھائی گئی اسکی یہ تعبیر ہے کہ وہ ہمارے لئے موجب عزت اور زینت ہوگی ۔ واللہ اعلم

حالتِ اخبار

ضرورتِ امداد

پیارے ناظرین ۔ قادیاں کے گاؤں میں سے جہاں نہ پریس مین عام ملسکتا ہے اور نہ کل کش [illegible] ضروریات مطبع کی کوئی دوکان موجود ہے ایسی جگہ سے اخبار نکالنا کسقدر مشکلات کا سامنا کرنا ہوتا ہے ۔ اس سال کے شروع سے لیکر آجتک اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی پرچہ اخبار کا بیوقت نہیں نکلا ۔ ہر ایک پرچہ ٹھیک وقت پر جمعرات کے دن شائع ہوتا ہے ۔ سوائے اس کے کہ دو پرچے کاغذ نہ ہونے کے سبب نہ نکل سکے جن کے عوض میں بعد کے ہفتوں میں حساب پورا کر دیا گیا تھا ۔ اخبار بدر پہلے ۸ صفحہ کا تھا ۔ صفحہ اور اشتہارات وغیرہ میں جاتا تھا اور صرف ۵ یا ۶ صفحے مضامین کے ہوتے تھے اسوقت چندہ سالیانہ تھی ۔ اسکی بجائے اب ۱۶ صفحے اخبار کے ہیں چار صفحے اشتہار وغیرہ کے نکال کر باقی ۱۱ یا ۱۲ صفحے مضامین کے لئے وقف ہیں ۔ گویا پہلے کی نسبت اخبار کا حجم دوگنا ہے اور قیمت قریباً وہی ۔ صرف ۸ کا فرق ہے یعنی عہ کی بجائے ۱۲ رکھی گئی ہے ۔ اب خیال کرنا چاہیئے کہ صفحوں کی زیادتی سے کاغذ اُجرت مصالح ۔ کار دفتر ہر کام میں خرچ کسقدر بڑھ جاتا ہے ۔ لیکن ان تمام اخراجات کی زیادتی کے مقابلہ میں آمد بہت کم ہے ۔ اور اس تھوڑی آمد میں اخبار کا بدبد چلنا مشکل ۔ خدا رحم کرے اس کے پروپرائیٹر میاں معراج الدین صاحب پر جنہوں نے باوجود اسقدر نقصان کی برداشت کے اخبار کو جاری رکھا ہے مگر آخر کب تک ۔ انسان عاجز اور کمزور ہے ۔ اور اتنے بڑے کام کا سنبھالنا اکیلے آدمی کی قوت سے باہر ہے ۔ ایسے کام جماعت کی امداد کے ساتھ چل سکتے ہیں ۔ پھر امداد بھی کوئی ایسی نہیں طلب کیجاتی کہ خواہ مخواہ کسی پر بوجھ ڈالا جائے ۔ بلکہ یہ کہ قوم کے درمیان اخبار کے دیکھنے کا مذاق پیدا کیا جائے اور اخبار کے واسطے ایسے نئے خریدار پیدا کئے جائیں ۔ جو قیمت پیشگی ادا کریں ۔ تعداد خریدار و نیں ترقی ہو اور قیمت پہلے وصول ہوتی رہے تو اسمیں قوم کا بھی بھلا ہے اور کارخانہ کیواسطے بھی استقامت کیصورت ہے ۔ اگر اسوقت زیادہ نہیں تو ایکسو ایسے دوست پیدا ہو جائیں جو زیادہ نہیں تو چار ماہ کے اندر دس دس خریدار دینا اپنے ذمہ کریں تو اس سال کے اخیر تک ایکہزار نیا خریدار پیدا ہو سکتا ہے ۔ ایکہزار خریدار کا مانگنا کوئی بڑی بات نہیں ۔ بلکہ مجھے شرم آتی ہے کہ میں مانگنے کو بھی اٹھا تو کیا مانگا ۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ ہنوز جماعت ضعیف اور کمزور ہے اور نہایت سہولت کے ساتھ جو کام ہو سکتا ہے اُس سے بڑھکر درخواست کرنا مناسب نہیں اگرچہ مجھے امید واثق ہے کہ قوم میری آواز کو سنے گی اور بہت سے نوجوان ایسے نکلیں گے جو اس کام کو جلد پورا کر دکھائیں گے ۔ تاہم میں چاہتا ہوں کہ نمونہ کے طور پر بعض بزرگوں کے خصوصیت کے ساتھ بھی اسجگہ نام لکھدوں جن سے اسطرف توجہ کی خاص امیدیں ہیں ۔ اور وہ یہ ہیں ۔

(۱) خواجہ کمال الدین صاحب بی ۔ اے وکیل چیف کورٹ جو اخبار بدر کے خاص ہمدرد اور خیر خواہ بلکہ وکیل ہیں (۲) حکیم محمد حسین صاحب قریشی جو اکثر نئے خریدار پیدا کر نیمیں کوشاں رہتے ہیں ۔ (۳) برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن ۔ جہاں جاتے ہیں اخبار کیواسطے ضرور خریدار پیدا کرتے ہیں (۴) ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرتسر (۵) مخدوم ذوالفقار علیخان صاحب تحصیلدار آبکاری میرٹھ (۶) محبی چودھری مولا بخش صاحب نادرین سیکرٹری سیالکوٹ (۷) میاں فضل الدین صاحب محرر ڈاک ظفروال (۸) مولوی مدثر شاہ صاحب اپیل نویس پشاور (۹) حکیم شاہ نواز صاحب راولپنڈی ۔ (۱۰) ماسٹر ہدایت اللہ صاحب جہلم (۱۱) حافظ غلام رسول صاحب وزیر آباد (۱۲) حافظ محمد صاحب سرینگر (۱۳) برادر بابو بشیر محمد صاحب سرینگر (۱۴) خلیفہ نور الدین صاحب جموں (۱۵) منشی احمد الدین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ ۔ جو کسی زمانہ میں اخبار بدر کی بہت امداد کیا کرتے تھے (۱۶) بھائی جان عبد العزیز صاحب دہلوی (۱۷) چودھری رستم علی صاحب انبالہ (۱۸) منشی عبد العزیز صاحب سہارنپور (۱۹) ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب دہلی (۲۰) محمد نواب خاں صاحب ثاقب ۔ مالیر کوٹلہ (۲۱) قاضی خواجہ علی صاحب لدھیانہ (۲۲) خانصاحب عبد المجید خانصاحب ۔ کپورتھلہ (۲۳) مولوی عزیز بخش صاحب ڈیرہ غازیخاں (۲۴) مولوی میر محمد سعید صاحب ۔ حیدر آباد دکن (۲۵) سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی (۲۶) بابو غلام غوث صاحب ۔ بنگلور (۲۷) مولوی عبد اللہ صاحب پٹیالہ (۲۸) بابو عبد الرحمٰن صاحب افریقہ (۲۹) حکیم فضل الدین صاحب بھیرہ (۳۰) خانصاحب نوازحسین خانصاحب شاہ آباد (۳۱) بابو نور الدین صاحب بہا مو ملک برہما (۳۲) قاضی حبیب اللہ صاحب قصور (۳۳)

جنازہ غائب ۔ چودھری رحمت علیصاحب احمدی ساکن کاٹھگڑھ ضلع ہوشیار پور کی اہلیہ اور سید نیاز الدین صاحب سکنہ صالح پور کنگ کی فوت ہو گئی ہیں جماعت احمدیہ سے درخواست ہے کہ انکا جنازہ پڑھا جاوے

ڈائری

القول الطیب

یکم ستمبر ۱۹۰۶ء۔ ایک اخبار کی مخالفانہ اور تعصب اور جھوٹ سے بھری ہوئی تحریر پیش ہوئی۔ فرمایا "یہ لوگ لکھ لیں جو کچھ ان کا جی چاہتا ہے۔ مگر کب تک۔ آخر کار سچائی سچائی ہے اور جھوٹ جھوٹ ہے اور دنیا کے سامنے جلد کھل جائیگا کہ حق پر کون ہے۔ اور جھوٹے خود بخود مٹ جائیں گے کیونکہ جھوٹ کو کبھی فروغ نہیں ہو سکتا۔"

فرمایا تعجب ہے ان لوگوں پر کہ نہایت بےباکی سے کہ دیتے ہیں کہ کوئی زلزلہ نہیں آئیگا۔ یہ سب پیشگوئیاں جھوٹی ہیں۔ ان کو چاہیئے تھا کہ انتظار کرتے اور ایسی جلدبازی سے تکذیب نہ کرتے۔ دنیوی عدالتوں میں ایک مقدمہ پیش ہوتا ہے تو اسجگہ بھی انسان خوفزدہ رہتا ہے اور بیہودہ گوئی سے یہ نہیں کہتا پھرتا کہ مجھکو ڈگری حاصل ہو جائیگی چہ جائیکہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں مقدمہ پیش ہے اور یہ لوگ اترا[illegible] پھرتے ہیں۔

فرمایا کہ مخالفت ہمیشہ راستبازوں کی ہوتی ہے جھوٹے کی کوئی مخالفت نہیں کرتا۔ بلکہ لوگ ان کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور یہ سنت اللہ ہے ہر نبی کے زمانہ میں کوئی نہ کوئی جھوٹا مدعی بھی ضرور پیدا ہوتا ہے۔ حضرت عیسےٰ کے زمانہ میں بھی دو اور شخصوں نے مسیح ہونیکا دعویٰ کیا تھا۔ مگر یہودیوں نے ان دونوں کی کچھ مخالفت نہ کی اور نہ اُن کو کچھ ستایا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیچھے پڑ گئے اور اُن کو دکھ دیا اور مقدمہ بنایا۔ اور سخت مخالفت کی اور بالآخر صلیب پر چڑھا کر چھوڑا۔

ویسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو کفار عرب نے ہرگز اسکی مخالفت نہ کی۔ نہ اس کو ستایا نہ دکھ دیا۔ بلکہ کئی لاکھ آدمی اس کے ساتھ ہو گئے پر خلاف اس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت سخت تکلیفیں دیں۔ اور شہر سے نکال دیا اور قتل کے منصوبے باندھے اور ہر طرح ایذا کی درپے رہے۔ یہی ہمیشہ سے سنت اللہ جاری ہے کہ سچے کے ساتھ ایک دو جھوٹے مدعی بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ سچا باوجود سخت مخالفتوں کے کامیاب ہو سکتا ہے اور جھوٹا باوجودیکہ اسکی کوئی مخالفت نہیں ہوتی ناکام اور نامراد مرتا ہے۔ ایسا ہی ہمارے زمانہ میں بھی ہمارے دعوے کیساتھ کئی ایک جھوٹے مدعی الہام اور وحی الہٰی کے پیدا ہوئے ہیں جنمیں سے بعض نہایت نامرادی کے ساتھ مر بھی گئے ہیں جیسا کہ لاہور میں ایک شخص مہدی ہونیکا دعویدار تھا۔ اُسکی کوئی مخالفت نہیں کرتا۔ لاہور میں ایک شخص ملا محمد بخش بھی الہام کا مدعی ہے۔ اپنے الہامات شائع کرتا ہے کوئی اسکی مخالفت میں اشتہار نہیں دیتا۔ نہ اُس کو ستایا جاتا ہے نہ دکھ دیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ جھوٹا ہے۔ لیکن ہمارے مقابلہ میں شیطان کو ہلاکت نظر آتی ہے اسواسطے وہ لوگوں کو مخالفت جوش دلاتا ہے۔ یہی قدیم سے خدا تعالیٰ کی سنت چلی آتی ہے۔ صادق کی مخالفت سخت ہوتی ہے تاکہ اسکی کامیابی ایک بڑا نمایاں اشتہار ہو۔

وصیت مولوی حافظ محمد اکرم صاحب احمدی مرحوم

مرسلہ محمد افضل صاحب ملکنہ کملہ

(دراصل وصیت) اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ واشہد ان جمیع انبیاءہ ورسلہ حق من عند اللہ وما نسبہ اللہ فی جمیع کتبہ حق واشہد ان سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلعم خاتم الانبیاء وکتابہ القرآن نور وہدی خاتم جمیع الکتب۔

اس کے بعد میں اپنے تمام ورثاء کو عموماً اور والد صاحب کو خصوصاً یہ وصیت کرتا ہوں کہ جب میں اس دنیا سے اللہ تعالےٰ کیطرف بلایا جاؤں تو میرے بعد میرے اوپر کوئی بلند آواز سے جزع و فزع نہ کرے اور نہ خیال کریں کہ میرے اوپر گھر کا یا گھر والوں کے رزق کا دارومدار تھا اللہ تعالیٰ رازق مطلق ہے میری زندگی میں اور میرے بعد کوئی میری ایسی خوبی ذکر نہ کریں جو مجھ میں نہ ہو میں احمدی حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی مسعود رئیس قادیان کا مرید یعنی اور با اخلاص ہوں اور مسیح ناصری کو فوت شدہ اور ان کو مسیح موعود یقین کرتا ہوں اسلئے میرے انتقال کے بعد فوراً حضرت کو جنازہ کیواسطے لکھ دیں اور اس خط میں لکھیں کہ یہ خط اخبار میں چھپ جائے اور حضرت اور سب جماعت میرا جنازہ پڑھیں اور سب کو اسلام علیکم لکھدیں اور اسجگہ تجہیز تکفین یوں ہو کہ احمدی میرے جنازہ کا پیش امام ہو دوسرا ہرگز ہرگز نہ ہو اور غسل بھی حتی الوسع احمدی دے گو جنازہ کا پیش امام ہرگز کوئی غیر احمدی نہ ہو۔ بعد میں اگر غیر احمدی چاہیں کہ احمدیوں کے پیچھے جنازہ پڑھیں اول والد صاحب کا حق ہے کہ وہ جنازہ پڑھا دیں تیسری تکبیر کے بعد دو یا پاگھنٹہ تک میرے واسطے استغفار کریں اور مغفرت مانگتے رہیں اور دفن کرکے جب چلنے لگیں تو سب دعا حساب کی آسانی اور آسانی ضغطۃ القبر کی دیر تک توجہ سے کریں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا میرا اہل عیال خدا کو بہت [illegible] چھوڑ دو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کا بس ہے [illegible] یہ وصیت نامہ اسکی جیب میں پایا گیا

(دستخط) [illegible]

(عبد ان)

انصار بدر

ڈاکٹر ممتاز علی صاحب۔ افریقہ سے تحریر فرماتے ہیں "بندہ ہر وقت اس فکر میں رہتا تھا کہ کوئی خریدار بدر کے لئے پیدا کروں۔ الحمدللہ کہ خداوند کریم نے میری امداد فرما کر ایک خریدار بہم پہونچا دیا ہے جس سے میری کمر ہمت آئندہ کے لئے اور بھی چست ہو گئی ہے۔ اور مجھے قرار نہیں ہوگا جب تک آپ کو ہفتہ وار خریدار مہیا نہ کر دوں۔

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جزائے خیر دے اور اُن کو اپنے وعدہ کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔ اس قسم کے چند ایک اور مددگار اور مربی اخبار کے پیدا ہو جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اخبار بہت ہی جلد اعلیٰ ترقی پر پہنچ جائے۔ ڈاکٹر صاحب نے جو نیا خریدار دیا ہے اُن کا اسم گرامی یہ ہے۔

جناب حوالدار صاحب روڈیشیان کمپنی ۲ اگنڈا افریقن رائفلز ۔ ایسا ہی اور بعض احباب نے کوشش کرکے خریدار بدر بہم پہونچا کر ہمیں شکرگذاری کا موقع دیا ہے ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

منشی مجید حسین صاحب خوشنویس قادیان یک۔ خواجہ کرم داد صاحب یک۔ منشی عزیز الرحمٰن صاحب خشنویس یک۔ عبدالواحد خانصاحب سیالکوٹ یک۔ میر عابد علی شاہ صاحب بدوملی یک۔ منشی وزیر خان صاحب جاندا یک۔ غوث محمد گولیکے یک۔ امام الدین و جمال الدین صاحبان سیکھواں یک۔ ڈاکٹر فیض قادر صاحب کپورتھلہ یک۔ ایک صاحب آف گولیکے یک۔ علاوہ اس کے انہوں نے عہ بطور امداد بدر وہاں کی جماعت سے وصول کرکے ارسال کیا ہے۔

ضروری اطلاع

یہ اطلاع ایک اشد ضرورت کے موقع پر دیجاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ کچھ مدت سے الگ جمع کیا جاتا ہے جسمیں سے اس سلسلے کے غریب طلبا کو جو کالجوں میں اور اس اسکول میں تعلیم پاتے ہیں امداد کی جاتی ہے اور جسمیں سے بعض ابن السبیل کے راہ کا خرچ اور غربا بیکس کا کفن دفن کیا جاتا ہے۔ یہ تمام اخراجات اس فنڈ سے کئے جاتے تھے۔ لیکن فنڈ میں اس وقت روپیہ ختم ہو گیا ہے جس سے اُن غریب طلبا اور متذکرہ بالا ضروری اخراجات کے لئے سخت مشکل پڑ گئی ہے جو صرف اسطرح ہی دور ہو سکتی ہے کہ ہر ایک صاحب ذی ثروت اس کام کو اہم سمجھکر اسکی طرف خاص توجہ کرے اور جو زکوٰۃ اس کے ذمہ ہے وہ امین زکوٰۃ فنڈ کے نام جلد ارسال کر دے کیونکہ دیر سے بہت اخراجات بند پڑے ہیں اس کا تدارک کیا جاوے ہم امید کرتے ہیں کہ اگر ہر ایک **صاحب ذی ثروت** نے کچھ بھی توجہ اسطرف کی تو ان اخراجات کے لئے اتنا کافی سرمایہ جمع ہو جائے گا جو کئی مہینوں تک کافی ہو سکیگا۔

نور الدین امین زکوٰۃ فنڈ

مکرمی مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔
آپ کے اخبار میں عکس مکتوب مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پڑھکر بعض دوستوں نے دریافت کیا ہے کہ ایک کاپی شیشہ میں لگوانے کے لئے مل سکتی ہے یا نہیں تو آپ براہ مہربانی بذریعہ اخبار یہ امر شائع کر دیں کہ اس عکس کی کتنی کاپیاں رسالہ سے پڑی ہوئی ہیں جو ۲ فی کاپی کے حساب سے ملیں گی۔ اگر کوئی دوست خریدنا چاہتے ہوں تو جلدی منگوا لیں۔ ورنہ پھر نہیں مل سکیں گی۔ آسانی کے لئے اس عکس کے دوسری طرف موجودہ رسم الخط میں مکتوب کی عبارت سطر بسطر دیدی گئی ہے۔

مینیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

بلادِ اسلامی

روس میں قبول اسلام کی خواہش۔ مصر کی تازہ ڈاک کے اخبار میں بحوالہ ترکی اخبار بنام "اقدام" یہ مبارک خبر معلوم ہوئی کہ روسی صوبجات قزان۔ ارق اور سیمبرسک کے رہنے والے آتش پرست لوگوں نے حکومت زار کو اس امر کی اطلاع دی ہے کہ وہ اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں۔ ایمپرزار نے انکی مردم شماری کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ قبول اسلام کے خواہشمند ونکی تعداد دس لاکھ ہے۔ اگر اخبار اقدام کی یہ روایت صحیح نکلی اور روسی باشندوں کے قبول اسلام کی جو مثالیں حال میں پیش آئی ہیں انہیں دیکھتے ہوئے اسکی صحت چنداں بعید از قیاس نہیں معلوم ہوتی تو اسبات کو نادرات زمانہ میں شمار کرنا غلط نہو گا" اس سے خدا تعالیٰ کے عجیب کاموں کا پتہ لگتا ہے کہ وہ کس طرح باوجود دشمنوں کی کوشش مخالفانہ کے اِس زمانہ میں اسلام کو ترقی دینا چاہتا ہے

فرانس و مراکش۔ مصری اخبارات کے ذریعہ خبر آئی ہے کہ فرانسیسی سپاہ برخلاف معاہدہ مراکش کے حدود میں بڑھ آئی ہے

روس میں اسلام۔ روسی ضلع اوفا کے ایک قصبہ آرکو چمالی میں ۲۰۵ آتش پرستوں نے علامہ شاکرجان آفندی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے۔ روسی مسلمان ان نئے برادران دین کی بڑی خبرگیری و اعانت کر رہے ہیں اور اعلےٰ درجہ کے معلمین انکی بستیوں میں بھیج کر اور مسجدیں بنوا کر ان کو احکام دینی سے واقف ہونے اور مراسم شرعیہ ادا کرنے میں سہولتیں بہم پہونچاتی ہیں

روس میں مسلمانوں پر ظلم۔ مشہور مصری اخبار اخبار لکھتا ہے کہ قوزان اور کرغیز کے مسلمانوں کو روسی عیسائیوں کے ہاتھ سے نہایت سخت مصائب برداشت کرنی پڑتی ہیں اور حکام پر سے کوئی ان کا انصاف نہیں کرتا۔ روسیوں نے انکی سرسبز زمینیں چھین لی ہیں اور انہیں وسائل معاش سے بھی محتاج کر دیا ہے۔ آخر تنگ آکر مسلمانوں نے مقابلہ کیا ہے اور غاصبوں کو پسپا کر دیا ہے اور اپنی املاک ان سے واپس لے لی ہیں۔

ندوۃ العلماء روس۔ روس کے اسلامی علماء نے باہم ملکر اپنے دینی دنیوی فلاح کے اسباب پر غور و بحث کرنے کے لئے ایک مجلس قائم کی ہے جس کا نام ندوۃ العلماء رکھا ہے۔

ایران میں خیال ہے کہ شاہ اپنے سابق وزیر اعظم مرزا اصغر علی خاں امین الدولہ کو جلد بلا کر پھر اسی منصب پر سرافراز کرنیوالے ہیں۔ وہ جب سے معزول ہوئے ہیں۔ مختلف ممالک عالم کی سیاست میں مشغول ہیں اور اسطرح ان کا تجربہ اور علم بہت بڑھ چکا ہے۔ موجودہ جدید وزیر اعظم مشیر الدولہ پہلے وزیر خارجیہ تھے کہا جاتا ہے کہ وہ جدید انتظام کے ضروری مصارف کے لئے باجازت روس انگریز متمولوں سے قرض لینا چاہتے ہیں۔

ترکی و مصری سرحد۔ اخبار ٹائمز لنڈن لکھتا ہے کہ تعین سرحد کے کمیشن کے ترک ممبر سرحد کی معاہدہ میں "قریب" کے لفظ کے معنے اپنی مرضی کے مطابق نکال رہے ہیں اور انگریزی و مصری اعتراضوں کے باوجود بھی مصری علاقہ کو غصب کر لینا چاہتے ہیں۔

تنازع ٹریپولی۔ ساڑھے چار سو آدمی کی فرنچ مہم دلتوہیں لیکر ایک کرنیل کی زیر نگرانی طاسینی سو جانت کو روانہ ہو گئی ہے۔

ترکی فرانسیسی جھگڑا۔ اخبار اللواء رقمطراز ہے فرانس کا دعویٰ ہے کہ صحرائے جانت ترکی قلمرو میں داخل نہیں ہے۔ نہ وہاں کبھی ترکی حاکم رہا اور نہ اس علاقہ سے حکومت عثمانیہ نے کوئی خراج وصول کیا۔ اور فرانس کو ۱۸۹۹ء کے انگلش فرنچ معاہدہ میں صریحی طور پر اس اراضی کا حقدار مانا گیا ہے۔ کیا خوب ہے ملکی فتوحات کا یہ کتنا اچھا بہانہ ہے کہ فلاں شخص نے اس جگہ کو میری ملک تسلیم کر لیا ہے کیا دولت انگلشیہ اُس علاقہ کی مالک تھی کہ اُس نے یہ صحرا بلا تکلف فرانس کو بخشدیا۔ ترکی کو کیا خبر تھی کہ فرانس ایک غیر آباد ریگستانی جگہ کے لئے محض اسوجہ سے کہ وہ طرابلس کی سرحد پر ہے اُدھر پیش قدمی کرے گا۔ ورنہ وہ یہاں بڑی بھاری چھاؤنی قائم کر دیتی اور خراج لینا تو جب ممکن تھا کہ یہاں کے باشندے مالدار ہوتے وہ تو غریب و فاقہ مست ہیں۔ اُنسے کوئی کیا وصول کر بہرحال جب فرانس جانت پر قبضہ کرنے کی دلیل یہ پیش کر سکتا ہے کہ ترکی اسپر پہلے سے قابض نہیں تھی تو کیا وجہ ہے کہ ترکی بھی فرانس کے سابق قبضہ نہونے کی دلیل پیش کرنے سے فائدہ اٹھائے

(ریسٹ خبار)

انتخاب الاخبار

صاحب امیر کابل ۱۷ دسمبر کو جلال آباد سے روانہ پشاور ہونگے آگرہ کی ملاقات کے بعد امیر صاحب بمبئی کراچی کوئٹہ نہ جائیں گے۔ براہ پشاور واپس جائیں گے۔ امیر صاحب کی غیر حاضری میں انتظام سلطنت سردار نصر اللہ خاں و سردار عنایت اللہ خاں چلائیں گے

دہلی کے سٹیشن شاہدرہ پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا۔ ... لوٹ لیا۔ دو مجروح ایک مقتول ہوا۔

ہندو کالج بنارس کے طلبا ایام تعطیل میں کالج کے لئے .... روپیہ جمع کر سکے ہیں۔

منگلوار گذشتہ کو ۱۱ بجے شب کو ایک زلزلہ محسوس ہوا تھا۔

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے ۲۱۱۳ فوتیاں ہوئیں احاطہ بمبئی میں ۱۲۸۸ فوتیاں تھیں۔

احمد آباد میں گجرات جننگ فیکٹری میں آگ لگی پچاس ہزار کا نقصان ہوا ہے۔

امریکن علاقجات تکنہ و ریکہ میں جمعرات کو سخت زلزلے آئے۔ سرحد پیرو تک محسوس ہوئے۔ وہاں ایسی گھبراہٹ و سنسنی ہے کہ بیان ناممکن۔ سب لوگ باہر چوکوں میں سوتے ہیں۔ مکانات مسمار۔

یہ بات طے پا چکی ہے کہ حضور وائسرائے شملہ سے اترتے ہوئے کشمیر کی سیر کریں گے۔

دہلی شاہدرہ ریلوے کو سٹیشن شاہدرہ سے ایک سنگین واردات کی خبر آئی ہے۔ ایک گروہ ڈاکوؤں نے یہاں کے اسسٹنٹ انجنیئر پر حملہ کیا ایک سائیس وہیں ہلاک کیا گیا۔ اور بھی دو آدمی ایسے سخت مجروح ہیں کہ بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ اس کے بعد ڈاکو لوگ پانچ ہزار روپیہ نقد تھا وہ لوٹ کر لے گئے۔ پولیس درپے تفتیش ہے

کوہ آبو۔ چہارشنبہ گذشتہ کو بعد دوپہر چار بجے کے قریب اس مقام پر ایک زلزلہ اس سے آیا۔ گویا کوہ آبو پاش ہونیوالا ہے۔

دربھنگا اور اس کے حوالی میں سخت سیلاب آنیکی خبر ملی ہے۔ ریلوے لائن ٹوٹ گئی۔ ڈاک غرق ہو گئی ڈسٹرکٹ بورڈ کے بہت سے پل اور عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ کل شہر میں پانی ہی پانی ہے۔ لوگ درختوں کے تلے چھپتے پھرتے ہیں غریبوں کو سخت مصیبت کا سامنا ہے۔ ابتک موسلا دھار بارش ہو رہی ہے تھمنے کے کوئی آثار نہیں۔ ایسی مصیبت دربھنگہ میں کبھی نہیں پڑی تھی۔ راجہ دربھنگہ کے محلسرائے کی عمارتوں کے قریب بھی پانی بھرا ہوا ہے

تجویز ہے کہ امرتسر سے براہ ڈسکہ ایک شاخ ریلوے وزیر آباد تک تیار کیجائے۔

پیرو میں زلزلہ۔ ٹاونا اوریکا میں سخت زلزلہ آیا جس کا اثر پیرو کی سرحد تک پہونچا۔ لوگ سخت دہشت زدہ ہو گئے ہیں اور کھلے [illegible] سوتے ہیں۔

وفات۔ لیڈی کیمل بنیرمین موجودہ وزیر اعظم کی اہلیہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا۔ ملک معظم نے ہمدردی کا خط بھیجا۔

روس کیحالت۔ سویبرگ کی بغاوت پر جو فوجی عدالت بیٹھی تھی۔ اُس نے انیس سپاہیوں اور تین سول افسروں کو توپ سے اڑانے کی سزا دی اور باقی ۵۵۹ سپاہیوں کو مختلف سزائیں دی گئیں۔ موت کے حکم کی تعمیل آج سہ پہر کو ہوئی ہے۔

زار کے حکم سے وزیر اعظم کا خاندان شاہی سرمائی محل میں پناہ گزین ہوگا۔

آدمی کا سینگ۔ اخبار "اہرام" (مصر) کے دفتر میں ایک شخص ایک چھوٹا سا سینگ لایا۔ جو دو سال سے علی حسن نامی ایک آدمی کی ریڑھ ہڈیوں کے اگلے سرے پر، جو داہنے شانے کی چوڑی ہڈی سے ملحق تھا خود بخود نکلنا شروع ہو گیا تھا۔ یہ آدمی دربان تھا اور اسکی عمر ستر سال کے قریب تھی۔ یہ سینگ رفتہ رفتہ بڑھتا گیا۔ اور چونکہ وہ ابتدا میں وہ اسے حجام کے ہاتھوں سے کٹوا دیا کرتا تھا اس لئے کچھ عرصہ بعد وہ اسقدر سخت ہو گیا کہ حجام اُسے کسیطرح کاٹ نہ سکا۔ آخر ایکسال یونہی بڑھتا گیا۔ جس کا طول ڈھائی انچ اور اسکی موٹائی ایک انچ تک پہنچ گئی۔ اب وہ شخص ڈاکٹر صادق آفندی حکیم کے مطب میں بغرض علاج آیا اور انہوں نے جراحی عمل کر کے وہ سینگ نکال لیا یہ بعینہ کسی جانور کا سینگ معلوم ہوتا ہے۔ مریض کی صحت بہت اچھی ہے اور اب وہ آرام پا رہا ہے۔ اور اس بات کا چرچا عام طور پر پھیلا ہوا ہے (لسان الحال)

پیرزادہ حکیم ظہور الحسن صاحب گنگوہی ۱۸ اگست کو انتقال فرما گئے۔

حجاز ریلوے لین۔ اسوقت (۳۶۵) کیلو میٹر تک تیار اور مکمل ہو چکی ہے۔ مٹی کا کام (۴۶۰) کیلو میٹر تک ہو گیا اور ابتک اس لین کے لئے (۱۳۶۱۲۴۳۹۵) قرش چندہ جمع ہوا اور (۸۶۷۸۴۲۵۰) قرش اسمیں سے خرچ ہوا ہے باقی وزیر خانہ کی تحویل میں جمع ہے اور تمام اطراف عالم کے مسلمان بڑی کشادہ دلی سے اس لین کی تعمیر کے لئے مسلسل چندہ بھیجتے جاتے ہیں (اللواء)

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۲۵ اگست کے اندر ہندوستان میں طاعون سے ۳۱۴۳ موتیں ہوئیں۔ بمبئی ۱۲۸۸۔ بہار ۱۴۲۔ بنگال ۱۰۰۔ ممالک متوسط ۱۰۹۔ ریاست میسور ۲۸۔ اندور میں ہفتہ کے اندر [illegible] موتیں ہو چکی ہیں۔

آتشزدگی۔ ۲۹ اگست کو صبح کیوقت ڈیرہ دون چھاؤنی میں آگ لگ گئی۔ اور جمنٹل سکول جل گیا۔

کارڈ کے متعلق ضروری احتیاط

کارڈ کے ایکطرف مضمون خط لکھا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف پتہ لکھا جاتا ہے اور ٹکٹ لگایا جاتا ہے۔ جسطرف پتہ لکھا جاتا ہے اور ٹکٹ لگایا جاتا ہے اس کے پورے دو حصے کرنے چاہئیں۔ دائیں ہاتھ کے نصف میں سوائے پتہ لکھنے کے اور ٹکٹ لگانیکے اور کچھ نہیں لکھنا چاہئے۔ بائیں ہاتھ کے نصف میں جو چاہو لکھو۔ بعض لوگ کارڈ کے پتہ والی طرف اوپر یا نیچے ایک لمبی سطر لکھ دیتے ہیں۔ یا ایک لمبی سطر چھپوا دیتے ہیں۔ ایسے کارڈ بیرنگ ہو جایا کریں گے۔ نصف میں لکھنے کا اختیار ان کارڈوں پر ہے جو سرکاری بنے ہوئے نہیں ہوتے۔ سرکاری بنے ہوئے کارڈوں کا نصف کاتب نہیں لے سکتا۔ اُسپر پتہ والی طرف زیادہ سے زیادہ کاتب اپنا نام اور پتہ لکھ سکتا ہے اور بس۔ دوسرا کوئی مضمون نہیں چاہیئے۔

۱۴ ماہ گذشتہ کو جامع مسجد دہلی میں ایک عورت قوم کلال ساکن کھڑکی فراشخانہ عمر ۳۰ سال نے دین اسلام قبول کیا۔ دوسری عورت مسماۃ جانکی بنت سیتارام قوم کلال حال عیسائی ساکن کشمیری دروازہ عمر ۳۵ سال بھی مشرف اسلام ہوئی اسکا نام شریفا خاتم رکھا گیا (کرزن گزٹ)

دہلی میں کوکین فروشی کا رواج برابر بڑھتا جاتا ہے مردوں سے گذر کے عورتیں اور بچے بھی کھانے لگے ہیں اور انکی حالت سخت خراب ہو گئی ہے حکام ضلع کو فوراً اسپر توجہ کرنی چاہئے ورنہ سخت نقصان پہنچے گا۔ (کرزن گزٹ)

مشرقی بنگال کا قحط زور پر ہے۔ موٹے چاول کا بھاؤ پانچ چھ سیر فی روپیہ ہے۔

دھرم سالہ میں مشہور ہے کہ سردار گوردیال سنگھ نے معافی حاصل کی اور کہ وہ عنقریب واپس آ جائیں گے۔

دہلی میں گوشت کی فروخت کے جدید قواعد بباعث مخالفت عامہ کے بالائے طاق رہ گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بدرِ صادق

۱۶ رجب سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء

سٹرائیک

مغربی تہذیب کے اُستادوں نے جو نیک اور بد نمونے اپنے ہندوستانی شاگردوں کے واسطے قائم کیے ہیں اور یورپ امریکہ سے روزانہ اور ہفتہ وار اور ماہواری سبقوں کے ذریعہ سے اُنکی تعلیم دی ہے اور اس تعلیم میں پختہ کرنے کے بعد رفتہ رفتہ انکو اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ اپنے سبقوں کو عملی رنگ دیں اُنمیں سے ایک سٹرائیک ہے ۔ سٹرائیک کیا ہے ؟ کسی کارخانہ یا محکمہ یا مدرسہ کے تمام ملازمین اور کارکن اور طلبا اپنے افسر و نیر ناراض ہو کر تمام کام یکدفعہ چھوڑ دیں اور کام بند ہو جاوے تو اس کو سٹرائیک کہتے ہیں سٹرائیک (Strike) ایک انگریزی لفظ ہے اور انگریزوں ہی کے زمانہ میں ہندوستانمیں اُس نے عملی رنگ اختیار کیا ہے ۔ اس کا ترجمہ لفظ بغاوت کے ساتھ کیا جائے تو پورے طور پر صحیح ترجمہ ہوگا ۔ کیونکہ بغاوت کا مفہوم بلحاظ اُس ضرر اور نقصان کے جو بغاوت کرنیوالا پہنچاتا ہے زیادہ سخت ہے ۔ بغاوت میں مالک کے مال کو لوٹنا اور اُسپر بیجا قبضہ کرنا اور ہر طرح سے اُس کو نقصان سب باتیں شامل ہیں مگر سٹرائیک میں صرف اتنی بات ہے کہ چونکہ مالک یا منتظم بعض باتوں میں ہمیں تکلیف دیتا ہے اور ہمارا کہنا نہیں مانتا ۔ اسواسطے ہم سب ملکر اس کے کام کو چھوڑ دیتے ہیں تاکہ وہ مجبور ہو کر ہماری بات مان لے ۔ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ سٹرائیک تہذیب کے زمانہ کی بغاوت ہے ۔ سٹرائیک کے واقعات آئے دن یورپ امریکہ میں ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں ۔ زیادہ تر امریکہ میں اسکا رواج ہے اور کچھ یورپ کے تمام ملکوں میں اور آجکل روس میں اسکا بہت زور ہے بلکہ وہاں پورے معنوں میں بغاوت کی خبریں آرہی ہیں اور بغاوت بھی سخت بغاوت ۔ کچھ عرصہ سے ہندوستانمیں بھی اس کا رواج ہو چلا ہے اور بنگالی مہاشوں کی مہربانی سے ہندوستان کے ہر گوشہ میں یہ آگ لگ رہی ہے ۔ لیکن جہانتک گذشتہ واقعات شہادت دیتے ہیں سٹرائیک ہندوستانیوں کیواسطے اسطرح کے فوائد پیدا نہیں کر سکتا جسطرح کہ یورپ امریکہ والوں کو اس سے فائدہ ہو جاتا ہے اور اس کا موجب بظاہر یہ ہے کہ ان ممالک میں جب ایک محکمہ کے ملازمین کام چھوڑ دیتے ہیں تو مالک محکمہ کو دوسرے آدمی نہیں مل سکتے ۔ کیونکہ ملک میں باہمی مزدور اور ملازم پیشہ لوگ ایکدوسرے کیساتھ اسقدر اتفاق اور ہمدردی رکھتے ہیں کہ کوئی شخص ایسی جگہ کام کرنا پسند نہیں کرتا جہاں سے پہلے ملازمین نے سٹرائیک کر کے کام چھوڑ دیا اور مجبوراً مالک کارخانہ کو وہی آدمی اُن کے مطالبات پورے کر کے دوبارہ ملازم رکھ لینے پڑتے ہیں ۔ برخلاف اس کے ہندوستان میں جبکہ ایک صوبہ میں سٹرائیک ہوتا ہے وہاں دوسرے صوبہ کے آدمی بخوشی پہنچ جاتے ہیں اور کام چل جاتا ہے ۔ ہاں اتنا فائدہ ضرور ہو جاتا ہے کہ دوسری ملازمین کے حقمیں کچھ سہولت ہو جاتی ہے لیکن پہلوں کی قربانی پڑ جاتی ہے ۔ اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے اکثر کارخانے اور محکمے سرکاری یا نیم سرکاری ہیں اور سرکار بھی وہ جو خدا کیطرف سے مقدر ہے کہ ہزاروں کوس سے آکر ہندوستان پر حکومت کرے ۔ جس خدا نے انگریزوں کو حکومت دی ہے ۔ اس نے ساتھ ہی اقبال اور رعب بھی عطا کیا ہے ۔ پس انکی مخالفت میں کسطرح کوئی کامیاب ہو سکتا ہے ۔ میڈیکل کالج کے طلباء کے سٹرائیک پر حضرت مسیح نے ان احمدی طلبا پر ناراضگی کا اظہار فرمایا تھا جو دوسرے طلبار کے ساتھ شامل ہوئے تھے اور حکم دیا تھا کہ وہیں کالج میں واپس چلے جائیں ۔ اور یہی سے ظاہر ہے کہ احمدی جماعت کیواسطے کبھی جائز نہیں کہ کسی ایسے سٹرائیک میں شامل ہو ۔

دنیا دار لوگ اپنی اسی عادت کے مطابق خدا تعالےٰ کے برگذیدوں کے مقابلہ میں سٹرائیک کیا کرتے ہیں ۔ کفر کے فتوے لگاتے ہیں اُن کے ساتھ ملنا بات چیت کرنا کھانا پینا برتنا سب حرام کر دیا کرتے ہیں ...... اور چاہتے ہیں کہ اسطرح اسکو اپنے قابو میں کر لیں ۔ مگر یہ خدا کے برگذیدہ رسولوں کی صداقت کا نشان ہوتا ہے کہ وہ کامیاب ہوتے ہیں چنانچہ اسکا ایک تازہ نمونہ اس زمانہ میں موجود ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف ایک بڑا بھاری سٹرائیک ملانوں اور پیرزادوں نے کیا مگر وہ سب روز بروز خائب خاسر ہو رہے ہیں اور خدا کے رسول کا سلسلہ ہر وقت ترقی کر رہا ہے ۔ فالحمدللہ

مدرسہ تعلیم الاسلام

جیسا کہ گذشتہ ہفتہ کے اخبار میں وعدہ کیا گیا تھا جناب بابو نذر محمد صاحب بی ۔ اے اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس سرکل امرتسر کی رائے کا ترجمہ جو کہ بعد معائنہ مدرسہ تعلیم الاسلام اپنے رائے بک میں لکھی ہے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے ۔

میں نے ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ ۔ اگست سنہ ۱۹۰۶ء کو غیر امدادی ہائی اسکول قادیان کا معائنہ کیا ۔ اسوقت ۲۴۴ طلبا درج رجسٹر ہیں ایک سکھ ۵ ہندو اور ۲۳۷ مسلمان ہیں ۔ معائنہ سال گذشتہ سے ۲۸ زیادہ ہیں ۔ زیادتی سیکنڈری اور پرائمری دونوں ڈیپارٹمنٹوں میں ہوئی ہے ۔ ۱۴ لڑکے میرے امتحانوں کے وقت حاضر تھے اسکول فیس اور چندہ سے چلایا جاتا ہے ۔ ماہوار فیس ۹۰ روپیہ ہے ۔ عملہ سکول اور سائر خرچ وغیرہ پر ۳۴۵ روپیہ ماہوار خرچ ہے مدرسان جماعت دینیات کی تنخواہ اور اخراجات موسم گرما اس کے علاوہ ہیں ۔

بورڈنگ ہوس میں ۱۷ طالبعلم ہیں ۔ جنکو کافی طور سے جگہ دیگئی ہے ۔ بورڈنگ ہوس کا اندرونی انتظام قابل اطمینان ہے ۔ طبی امداد مہیا کیگئی ہے ۔ اسکول کے ساتھ ایک شفاخانہ ہے جو کہ بلاشبہ اسکول کا ایک بڑا جزو ہے ۔

بورڈنگ ہوس میں ایک پراکٹر و سپرنٹنڈنٹ دو چپڑاسی ایک سقا اور ایک خاکروب ہیں اور قریباً ۷۶ روپیہ عملہ کا خرچ ہے ۔

یہ اسکول ایک مذہبی اسکول ہے اور خصوصاً مسلمان لڑکوں کے مفاد کی غرض سے قائم کیا گیا ہے اسمیں دینیات کی بھی ایک جماعت ہے اور خوشی کا مقام ہے ۔ اُس مولوی جماعت میں زیادہ تر دسویں پاس شدہ بھرتی کیے گئے ہیں ۔ اس جماعت کے طلبار خوشی سے ڈرل کرتے ہیں اور دوسرے لڑکوں کے ساتھ کرکٹ اور فٹ بال کھیلتے ہیں ۔ اسکول کا ڈسپلن دضبط بہت اعلیٰ ہے اور اتحادی جوش پایا جاتا ہے ۔ طلبا عمدہ لباس پہنتے ہیں اور عادات اور اطوار میں تربیت یافتہ ہیں ۔ بڑے لڑکے خصوصاً مڈل اور ہائی کے طلبار خوش مزاج اور صاف دل ہیں

ورزش جسمانی کیطرف بہت اطمینان بخش طور سے توجہ کیگئی ہے۔ میں نے ایک فٹ بال میچ دیکھا جو کہ اسکول ٹیم اور ایک دوسری ٹیم کے درمیان ہوا۔ موخر الذکر ٹیم میں سابق طلباء اور معلمین اور بعض دیگر اصحاب تھے۔ اسکول ٹیم نے بڑی سرگرمی دکھائی اور میچ جیت لیا۔ کرکٹ بھی اسی سرگرمی سے کھیلا جاتا ہے۔ ڈرل بھی ہوتی ہے۔ لیکن چند چیدہ لڑکے ہیں جو جمناسٹک اوس شوق سے کرتے ہیں جس سے کہ دوسری کھیلیں کیجاتی ہیں۔ برج لیڈر والٹنگ ہارس رنگز وینیڈز اور ڈمبلز جو فائدہ کی چیزیں ہیں بنوا دینی چاہئیں۔ جمناسٹک ماسٹر یہاں ماموں خانصاحب سینیر جمناسٹک سرٹیفکٹ رکھتے ہیں اور اپنے فن میں ہوشیار ہیں۔

عمارت اسکول عمدہ حالتمیں ہے تجویز ہے کہ ایک شاندار عمارت گاؤں کے باہر تعمیر کیجاوے۔ اسکول کی عام حالت اچھی ہے اور ضروری اشیاء بہم پہونچائی گئی ہیں۔ ایک عمدہ لائبریری اور ریڈنگ روم اور بک ڈپو ہے۔ جس سے کہ منتظمان مدرسہ کی قابلیت ظاہر ہوتی ہے۔

معلم دینیات اور کلرک کے علاوہ بشمولیت جمناسٹک ماسٹر ۱۴ مدرسین ہیں۔ جنمیں سے دو ٹرینڈ اور تین سند یافتہ ہیں۔ ہیڈ ماسٹر مولوی شیر علی بی۔ اے قابل آدمی ہیں اور انگریزی بہت اچھی طرح پڑھا سکتے ہیں سیکنڈ ماسٹر شیخ ضیاء اللہ سررشتہ تعلیم کا ایک بڑا تجربہ رکھتے ہیں وہ ٹرینڈ سند یافتہ ہیں۔ تھرڈ ماسٹر شیخ عبد الرحمن ایک صاحب علم انڈر گریجوایٹ ہیں۔ مولوی یار محمد اول مدرس ریاضی ایک بڑے بالیاقت آدمی ہیں وہ بی۔ او۔ ایل ٹرینڈ سند یافتہ ہیں انہیں انگریزی کی خاصی لیاقت ہے اور وہ اس زبان کے علم کو بڑھانے میں کوشاں ہیں۔ فورتھ ماسٹر مولوی عبد الرحیم آمدہ از صوبجات متحدہ آگرہ واودہ ایک تجربہ کار شخص ہیں۔ باقی مدرسین میں سے سوائے معلمان جماعت ادنےٰ ایک انٹرنس پاس اور دوسرے تعلیم کا تجربہ رکھنے والے ہیں۔ ایک قابل آدمی مولوی عبید اللہ صاحب اور ینٹ ٹیچر ہیں جو مڈل اور ہائی میں کام کرتے ہیں۔ آپ بڑے خوبیوں کے عالم اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی کا امتحان منشی فاضل پاس کیا ہوا ہے اسطرح یہ معلوم ہو جائیگا کہ اس درسگاہ کی حالت کے مطابق قابل آدمی بہم پہونچانے کی کوشش کیگئی ہے عملہ اسکول میں درحقیقت بناوٹ سے دور رہنے والے لوگ ہیں جو کہ اعلےٰ تنخواہوں کے خواہاں نہیں ہیں۔

گذشتہ امتحان انٹرنس میں پانچ امیدوار بھیجے گئے اور انہیں سے تین پاس ہوگئے۔ میں نے تمام جماعتوں کے اکثر مضامین مندرجہ فہرست مضامین کا امتحان لیا۔ میرے خیال میں اسکول کیحالت تعلیم بہیئت مجموعی اچھی ہے۔

انگریزی ریاضی فارسی۔ تاریخ جغرافیہ ہائی کلاسوں میں عموماً قابل اطمینان ہے۔ طلباء انگریزی اور اردو کا تلفظ صحیح طور سے ادا کرتے ہیں۔ انگریزی اور اردو ریٹرنسلیشن زترجمہ ور ترجمہ) عمدہ طرح سے کیا گیا۔ فورتھ ہائی کو فارسی نظم پڑھانی میں زیادہ توجہ درکار ہے۔ جماعت پنجم ہائی کا ایک لڑکا عبرانی پڑھتا ہے۔

مڈل ڈیپارٹمنٹ کی جماعت دوم حساب میں کمزور ہے۔ جماعت سوم کے لئے اردو ترکیب میں خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازین ان جماعتونمیں تعلیم عمدہ ہے۔ جماعت اول کی انگریزی خاصی ہے اور جماعت دوم و سوم کی بہت عمدہ ہے موخر الذکر جماعتوں کو شیخ ضیاء اللہ صاحب پڑھاتے ہیں جو ایک بڑے تجربہ کار سند یافتہ مدرس ہیں تمام درجوں کی رائٹنگ کاپیوں کو تحریر کے وقت کے بعد اکٹھا کر لینا اور اسکول میں رکھنا چاہئے طلباء کو محض زیر نگرانی مدرس لکھنے کے لئے دیجاویں اسطرح خراب ہونے سے بچ جائیں گی۔

اول پرائمری لکھنے میں کمزور ہے صرف پانچ لڑکے یعنی جماعت کا آٹھواں حصہ حروف کی شکلیں جانتا ہے۔ پڑھنا ناقابل اطمینان ہے۔

جماعت دوم میں حساب معمولی اور زبانی ہر دو خاصے ہیں بعض لڑکے الفاظ لانبے کرکے پڑھتے ہیں۔ لکھنا قابل اطمینان ہے مگر آسان املا بھی خراب ہے۔ جماعت سوئم املا خاصہ ہے مگر خوشخطی میں نصف جماعت ابھی اصلاح کی محتاج ہے۔ پڑھنا عموماً قابل اطمینان ہے۔ زبانی حساب کمزور اور معمولی حساب ناقابل اطمینان ہے۔

جماعت چہارم کی انگریزی خاصہ طور پر عمدگی سے پڑھائی ہوئی ہے انگریزی خوشخطی خاصی اور پڑھنا قابل اطمینان ہے۔ املا خاصی حساب میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔

پنجم۔ حساب خاصہ۔ زبانی حساب نکالنے کے لئے گر سیکھنا چاہئے۔ انگریزی پڑھانا قابل اطمینان ہے انگریزی خوشخطی خاصی ہے۔ املا قابل اطمینان اور جغرافیہ بہت اچھا نہیں ہے۔

پانچ لڑکوں کی ایک جماعت جسے سپیشل کلاس کہا جاتا ہے بہت توجہ کی محتاج ہے۔ انمیں سے بعض لڑکے پانچویں جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں اور باقی جو کمزور ہیں علیحدہ پڑھائے جاتے ہیں۔ اسکول کے رجسٹروں کی حالت عموماً قابل اطمینان ہے۔ احتیاط کرنی چاہئے۔ کسی ایک ڈیپارٹمنٹ کے طلباء اس وقت خارج کر دیئے جائیں جبکہ وہ دوسرے اعلےٰ طبقہ میں ترقی پا جائیں۔

اسکول میں قریباً پنجاب کے تمام اضلاع کے لڑکے پڑھتے ہیں اور بعض ممالک متحدہ آگرہ اور اودہ اور بعض پشاور سے بھی آئے ہوئے ہیں۔ مولوی محمد علی جو ایک فاضل ہیں اس ترقی کن درسگاہ کے انتظام کے باعث تعریف کے مستحق ہیں۔

بعض طلبائے ہائی۔ مڈل اور اپر پرائمری نے خوش الحانی سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی (جو یہاں درحقیقت ایک بزرگ وجود ہیں) نظمیں پڑھکر سنائیں"

دستخط۔ نذر محمد اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس امرتسر
۲۷ اگست ۱۹۰۶ء

---

* قبل از معائنہ منظوری ہو چکی ہے انشاء اللہ جلد بنجائینگی۔ سپرنٹنڈنٹ اوف گیمز

+ زمین خریدی جا چکی ہے۔ اس سال انشاء اللہ کام شروع ہو جائیگا۔ فورتھ ماسٹر

بدر منور

مورخہ ۱۶ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورۃ اخلاص

(گذشتہ سے پیوستہ)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اِنّی اُحِبُّ ھٰذِہِ السُّوْرَۃ۔ میں اس سورہ (اخلاص) سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا حبک ایاھا ادخلک الجنۃ۔ اسکی محبت تجھے بہشت میں داخل کردیگی۔ ایسا ہی اور بہت سی حدیثوں میں اس سورہ شریف کی تعریف آئی ہے کہ یہ قرآن شریف کے تیسرے حصہ کے برابر ہے اور اس کے پڑھنے کے بڑے بڑے فوائد ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس سورۂ شریف میں خالصۃً اللہ تعالیٰ کی توحید کا ذکر ہے اور تمام انبیاء اور رسول جو خدا تعالیٰ کیطرف سے مبعوث ہوتے ہیں ان کی بعثت کا اصل منشا یہی ہوتا ہے کہ توحید الٰہی کو دنیا میں قائم کریں کہ ایک خدا کی عبادت میں مخلوق کو لگاویں اور غیر اللہ کی محبت اور خوف کو دلوں سے نکالکر انسان کو خدا کا بندہ بناویں کیونکہ دراصل تمام بدیاں اور گناہ اسی سے شروع ہوتے ہیں کہ انسان کے دلمیں خدا تعالیٰ کے سوائے کسی دوسری چیز کی محبت یا اس کو خوف غالب آجاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا فرمایا کرتے ہیں کہ کیا سبب ہے کہ ایک انسان جب جانتا ہو کہ سوراخ کے اندر ایک زہریلا سانپ ہے تو وہ ہرگز اس سوراخ میں اپنی انگلی نہیں ڈالتا۔ اور جب جانتا ہے کہ اس زہر کے کھانے سے میں مرجاؤنگا تو خواہ کوئی کتنا ہی زور لگائے اُس کو ہرگز منہ پر نہیں لاسکتا تو پھر کیا سبب ہے کہ انسان باوجود اس اقرار کے کہ خدا ہے اور ایک واحد خدا سب کا مالک اور خالق ہے پھر گناہ کرتا ہے۔ اس کا سبب یہی ہے کہ معرفت الٰہی اس کو پورے طور سے حاصل نہیں جب معرفت پورے طور سے حاصل ہوجائے تو پھر ممکن ہی نہیں کہ انسان گناہ کے نزدیک جاسکے۔

بخاری شریف میں ایک حدیث آئی ہے۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک مرد انصاری مسجد قبا میں امامت نماز کی کرتا تھا۔ نماز پڑھانے کیوقت جب وہ کوئی حصہ قرآن شریف کا پڑھتا تو اس کو سورۂ اخلاص کے ساتھ شروع یعنے پہلے سورۂ اخلاص پڑھتا اور بعد اس کے کوئی اور سورۃ یا کوئی حصہ قرآن شریف کا پڑھتا۔ ہر رکعت میں وہ ایسا ہی کرتا۔ دوسرے اصحاب اس معاملہ میں اُسپر اعتراض کرتے اور کہتے کہ کیا تو دوسری سورتوں کو کافی نہیں سمجھتا کہ اس سورۃ کو بہرحال ساتھ ملا ہی دیتا ہے۔ اور بسا اوقات اسے کہتے کہ تو اس سورۃ کا بار بار ہر رکعت میں پڑھنا چھوڑدے۔ وہ ہمیشہ یہی جواب دیتا کہ تمہارا اختیار ہے کہ مجھے امام بناؤ یا نہ بناؤ میں تمہاری امامت چھوڑ دیتا ہوں لیکن اس سورۃ کا پڑھنا ترک نہیں کرسکتا۔ لوگ اس کو دوسروں سے افضل جانتے تھے۔ اور بہرحال اس کو ہی امام بنانا پسند کرتے تھے۔ اسواسطے یہ جھگڑا اسی طرح رہا۔ یہانتک کہ ایک موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچائی گئی۔ آنحضرت نے اُس کو بلایا اور فرمایا کہ اے فلانے تجھے کونسی بات اس سے مانع ہے کہ تو اپنے ساتھیوں کا کہنا مانے اور ہر رکعت نماز کے اندر تو نے سورۂ اخلاص کا پڑھنا کس واسطے اختیار کیا ہے اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ انّی احبھا۔ مجھے یہی سورۃ پیاری لگتی ہے۔ تب آنحضرت نے فرمایا حبک ایاھا ادخلک الجنۃ اس کا پیار کرنا تجھے جنت میں داخل کردے گا۔ فقط اس کی وجہ یہی ہے کہ اس سورۂ شریف کے ساتھ محبت کرنا خدا تعالیٰ کی توحید کے ساتھ محبت کرنا ہے اور اپنے آپ کو محتاج جانکر ایک خدا کیطرف اپنی احتیاج کو لے جانا ہے۔ جو شخص تمام دنیا کو چھوڑکر خدا کی طرف جھکتا ہے خدا تعالیٰ اُس کو دنیا ومافیہا سے اس کو بے احتیاج کردیتا ہے اور اپنے فضل سے اس کے سارے کام پورے کردیتا ہے اللہ تعالیٰ کی توحید کے عقیدہ میں کمال پیدا کرنا انسان کو تمام مشکلات سے بآسانی نکال کرلیجاتا ہے لیکن اسمیں بعض ناواقف لوگوں نے دھوکہ کھایا ہے اور وحدت وجود کیطرف جھک گئے ہیں انکا خیال ہے کہ ہر ایک چیز جو ہم کو نظر آتی ہے خدا ہے۔ ہر ایک آدمی خدا ہے۔ وہ صرف خدا ہی ہے باقی اور کچھ نہیں۔

حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود فرمایا کرتے ہیں کہ یہ عقیدہ بالکل غلط ہے۔ یہ لوگ خود خدا کے خالق بنتے ہیں اور اپنی عقل سے خدا تعالیٰ کی کیفیت پر ایک احاطہ کرنے کا دعوے کرتے ہیں۔ گویا انہوں نے مانند ایک جراح کے خدا کو نعوذ باللہ چیر پھاڑ کر دیکھ لیا ہے۔ اور اسکی تمام حالت پر آگاہ ہوگئے ہیں۔

یہ بہت برا عقیدہ ہے۔ ہاں وحدت شہود کا عقیدہ درست ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ انسان کے دلمیں اللہ تعالیٰ کی محبت اور عظمت ایسی بیٹھ جائے کہ کسی دوسرے کی اُس کو پرواہ ہی نہ رہے۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ عشق اور محبت کا ایسا درجہ حاصل ہوجائے کہ بغیر خدا تعالیٰ کے ہر شئے اُس کو ہیچ نظر آئے اور خدا تعالیٰ کی وحدت پر اُس کو پورا یقین ہو کہ وہی ایک اس قابل ہے جس کی عبادت کیجاوے اور جس کی اطاعت کے واسطے اپنی جان کو قربان کردیا جائے۔ دراصل تمام بدیوں کی جڑھ شرک ہی ہے۔ جلی ہو یا خفی ہو۔ جب انسان کسی دوسرے انسان کو اپنا حاجت روا یقین کرتا ہے اور اُس کی طرف اس طرح جھکتا ہے کہ گویا اُس کے بغیر کوئی اُس کا کام کرنیوالا نہیں تو وہ توحید کے برخلاف اپنا قدم رکھتا ہے اور ایک شرک میں گرتا ہے۔ صاف وہ ہے جو ہر حال میں اپنے خدا پر اپنے یقین کو قایم رکھتا ہے اور اُسی پر اس کا بھروسہ ہوتا ہے۔

چیست ایماں وحدہٗ پنداشتن
کار حق را با خدا بگذاشتن

ہر دم از کاخ عالم آوازیست
کہ یکیش بانی و بناسازیست
نہ کس او را شریک و انبازیست
نہ بکارش دخیل و ہمرازیست
ایں جہاں را عمارت اندازیست
در جہاں بہ تر است و ممتازیست
وحدہٗ لاشریک حی و قدیر
لم یزل لایزال فرد و بصیر

سُورۃ تَبَّت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ ۞ مَآ اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ ۞

ہلاک ہوویں ہردو ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہوا وہ نہ کفایت کیا اُس سے اُس کے مال نے اور اُسکی کمائی نے

سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَھَبٍ ۞ وَّامْرَاَتُہٗ حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ ۞ فِیْ جِیْدِھَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۞

وہ جلد داخل ہوگا آگ میں جو شعلہ والی ہے اور اُسکی جورو اُٹھانیوالی لکڑیوں کی اُسکی گردن میں رسی ہے بٹی ہوئی

بامحاورہ ترجمہ ۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اِس سورۂ شریف کو شروع کیا جاتا ہے۔ وہ اللہ جو سب کی پرورش کرتا ہے اور محنت کرنے والیکو اُسکی محنت کا پھل دیتا ہے۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوں جن کے ساتھ وہ بدی کے کام کرتا ہے اور وہ تو ہلاک شدہ انسان ہے۔ کیونکہ ایسے بدعمل کسے کب تک مہلت دیں گے۔ وہ سب مال جو اُس کے پاس ہے اور سب کچھ جو اُس نے کمایا ہے ان میں سے کوئی شے وقت عذاب کام نہ آئے گی۔ وقت قریب آتا ہے کہ وہ آگ میں ڈالا جائے گا اور یہی حال اُسکی عورت کا ہوگا جو لکڑیوں کے گٹھے اُٹھایا کرتی ہے اُسکی گردن میں بٹی ہوئی رسی ہے

اِس سورۂ شریف کا نام سورۂ تبت ہے اور اس کو سورۂ ابی لہب بھی کہتے ہیں۔ یہ سورۃ مکہ معظمہ میں اُتری ہے۔ اِس سورۃ میں بسم اللہ کے بعد ۵ پانچ آیتیں اور ۲۳ تیئس کلمات اور ۸۱ اکیاسی حروف ہیں۔

تشریح و معانیٔ الفاظ ۔ تَبَّتْ ۔ ہلاک باد۔ نابود بود۔ نابود ہو جائیں۔ یہ لفظ تباب سے مشتق ہے۔ تباب کے معنے ہیں **ہلاکت** ۔ عرب میں ایک محاورہ ہے شَابَّۃٌ اَمْ تَابَّۃٌ اسی معنی میں یہ لفظ قرآن شریف میں اور جگہ بھی آیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ وما کید الکفرین الا فی تباب۔ کفار کی تدابیر کا نتیجہ ان کے حق میں سوائے ہلاکت کے اور کچھ نہیں۔ کافر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اُسکی تمام تدابیر ضائع جاتی ہیں۔ تَبَّتْ کے دوسرے معنے نقصان اور گھاٹے کے ہیں۔ **فتح البیان** میں تبت کے معنے خَسِرَتْ وخَابَتْ وضَلَّتْ لکھا ہے یعنی گھاٹے میں پڑا اور نامراد ہوا اور گمراہ ہوا۔ قرآن شریف میں کفار کے حق میں ہے وما زادوھم غیر تتبیب انکو کچھ زیادہ نہ ملا یعنی کچھ فائدہ نہیں صرف نقصان ہی ہوا غرض تبت کے دو معنے ہیں۔ ہلاکت اور نقصان اور گھاٹا اور مآل ہردو معنوں کا ایک ہی ہے۔ تباہی ناکامی اور نامرادی۔ یَدَا ۔ ہردو دست۔ دونوں ہاتھ۔ یَدٌ کا تثنیہ ہے۔ ید کے معنے ایک ہاتھ۔ یدا کے معنے دو ہاتھ۔

یدا ان کے معنے ہیں ہاتھ ۔ تَبَّتْ یَدَا کے معنے دونوں ہاتھ ہلاک ہوں۔ ابی لھب۔ کفار مکہ کے اکابر میں سے ایک شخص تھا۔ رشتہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا۔ ابی لہب اسکی کنیت تھی اور اس کا اصل نام عبد العزیٰ تھا۔ عرب میں ہر شخص کو بسبب عزت کے کنیت سے بلاتے تھے۔ اور اصل نام کی بجائے اکثر لوگ کنیت کے ساتھ زیادہ معروف ہوتے تھے۔ لھب کے معنے ہیں شعلہ اور اب کے معنے باپ۔ ابی لہب کے معنے ہوئے شعلہ کا باپ۔ بعض کا قول ہے کہ اُس نے تکبر کے طور پر اپنے لئے یہ کنیت پسند کی تھی۔ ابولہب اِسواسطے بھی اُسے کہتے تھے کہ اُس کا چہرہ بہت سرخ تھا۔ یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نہایت عداوت رکھتا تھا۔ اور عداوت کی وجہ سوائے اِس کے نہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم توحید کا وعظ فرماتے تھے اور یہ بت پرست تھا۔ رات دن حضرت کو تکلیف دینے کی درپے رہتا تھا۔ جو لوگ باہر سے آتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنا چاہتے انکو آگے جاکر راستہ ہی میں ملتا اور بڑے تکلف اور تکبر کیساتھ باتیں کرتا ہوا انکو سمجھاتا کہ دیکھو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجنون ہو گیا ہے۔ ہم اُس کے چچا ہیں۔ وہ ہمارا بیٹا ہی ہے۔ ہم اُسکا علاج کر رہے ہیں۔ تم اُس کے پاس مت جاؤ۔ بعض کو کہتا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کسی نے جادو کیا ہوا ہے۔ ایسے جادو زدہ شخص کے پاس جاکر تم کیا لوگے بہتر ہے کہ یہیں سے واپس چلے جاؤ۔ غرض اِسطرح کی باتیں بنا بنا کر لوگوں کو واپس کرنے کی کوشش کرتا رہتا۔ بعض بدقسمت اس کا کہنا مان لیتے اور واپس چلے جاتے اور جو لوگ زیادہ ہوشیار ہوتے وہ تو کہتے کہ ہم تو اُس کو ملنے کیواسطے آئے ہیں۔ کچھ ہی ہو۔ اب تو ملاقات کرکے ہی واپس جائیں گے۔ ایسے لوگوں پر خفا ہوتا اور پھر جنہیں ملا کرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا۔ اور بعض کے کانوں میں روئی ڈال دیتا۔ کہ اچھا تم ضرور جانا چاہتے ہو تو جاؤ۔ مگر اُسکی باتیں نہ سننا کیونکہ اسکی باتوں میں ایک جادو ہے وہ تم پر اثر کر جائیگا تو تم بھی اُس کے ساتھ شامل ہو جاؤ گے۔ چنانچہ ایک صحابی کیساتھ ایسا ہی کیا اور اُس کے ساتھ ایک آدمی بھی لگایا کہ جلد اُس کو واپس لے آنا۔ زیادہ دیر تک وہاں بیٹھنے نہ دینا۔ ورنہ (نعوذ باللہ) خراب ہو جائیگا۔ مگر وہ خدا کا بندہ ہوشیار آدمی تھا۔ اُس نے تھوڑی دور جاکر اُس آدمی کو واپس کر دیا کہ تم جاؤ۔ میں خود اپنا راستہ تلاش کر لونگا۔ اور روئی کو کانوں میں سے نکال کر پھینک دیا۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

یہاں سے صفحات درس نکالے گئے

شعر و سخن

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود کے حضور میں قبل از نماز عصر ۲۷ اگست کی شام کو عاجز حاضر تھا کہ حضور نے فرمایا۔ کہ اخبار میں شعر و سخن بھی چاہئے۔ کیونکہ بعض لوگ نثر پڑھتے ہیں اور بعض نظم سے ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن نظم ایسے آدمیوں کو چاہئے جو اس فن میں خوب مہارت رکھتے ہوں۔ عروض قافیہ سے آگاہ ہوں اور نظم موثر ہو اور سلسلہ حقہ کے متعلق ہو۔ فرمایا جماعت کے اندر ایسے لوگوں کو تاکید کرنی چاہئے کہ گاہے گاہے اس قسم کی عمدہ نظمیں لکھکر روانہ کیا کریں۔ حضرت کے اس حکم کی تعمیل میں آئندہ اخبار میں شعر و سخن کا سلسلہ جاری رکھا جائیگا۔ جو احباب اس فن میں مہارت تام رکھتے ہوں انکی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی نظمیں ارسال فرمایا کریں۔ اس وقت میں صاحبزادہ حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کا ایک قصیدہ درج اخبار کرتا ہوں جو کہ صاحب موصوف نے مجھے اس مطلب کے واسطے عطا کیا ہے۔

قصیدہ

وہ قصیدہ میں کروں وصفِ مسیحا میں رقم
میں وہ کامل ہوں کہ سن لے مرے اشعار کو گر
میں کسی بحر میں دکھلاؤں جو اپنی تیزی
کھولتا ہوں میں زباں وصف میں اس کے یارو
جان ہے سارے جہاں کی وہ شہ والا جاہ
وہ نصیبا ہی ترا اے مرے پیارے عیسےٰ
فیض پہنچانے کا ہے تو نے اٹھایا بیڑا
تاج اقبال کا سر پہ ہے مزین تیرے
شان و شوکت کو تری دیکھ کے حساد شریر
کونسا مولوی ہے جو نہیں دشمن تیرا
کونسا چھوڑا ہے حیلہ تیری رسوائی کا
پر تری پشت پہ وہ ہے جسے کہتے ہیں خدا
جب کیا تجھ پہ کوئی حملہ تو کھائی ہی شکست
مٹ گیا تیری عداوت کے سبب سے پیارے
بھنبناہٹ کیوں انہوں نے یہ لگا رکھی ہے
کر نہیں سکتے یہ کچھ بھی ترا اے شاہ جہاں
چرخ نیلی کی کمر بھی ترے آگے ہے خم
جسکا جی چاہے مقابل میں وہ آکر دیکھے
حیف ہے قوم ترے فعلوں پر اور عقلوں پر
ہائے اس شخص سے تو بغض و عداوت رکھے
نام تک اسکا مٹا دینے میں ہے تو کوشاں
دیکھکر تیرے نشانات کو ای مہدی وقت
مال کیا چیز ہے اور جاں کی حقیقت کیا ہے

فخر سمجھیں جسے لکھنا بھی مرے دست و قلم
پھینک دے جام کو اور چومے میری پاؤں کو جم
عرفی و ذوق کے بھی ہاتھ وہاں ہو ویں قلم
جس کے اوصاف حمیدہ نہیں ہو سکتے رقم
منبع جود و سخا ہے وہ میرا ابر کرم
فخر سمجھیں تیری طاعت کو بھی ابن مریم
لوگ بھولے ہیں تیرے وقت میں نام خاتم
نصرت و فتح کا لہراتا ہے سر پر پرچم
خون دلکو ہیں اگر پیتے تو کھاتے ہیں غم
کون ہے جو کہ یہودی علماء سے ہے کم
ہر جگہ کرتے ہیں پہ حقیں ترے سب و شتم
جس کے آگے ہے ملائک کا بھی ہوتا سر خم
مار وہ ان کو پڑی ہے کہ نہیں باقی دم
کوئی لیتا نہیں اب دنیا میں نام آتھم
چیز کیا ہیں یہ مخالف ہیں پشہ سے بھی کم
ہفتخوان بھی جو یہ بنجائیں تو تو ہے رستم
فیل کیا چیز ہے اور کس کو ہیں کہتے ضیغم
دیکھنا چاہتا ہے کوئی اگر ملک عدم
دوست ہیں جو کہ ترے ان پہ تو کرتی ہے ستم
رات دن جسکو لگا رہتا ہے تیرا ہی غم
اس کا ہر بار مگر آگے ہی پڑتا ہے قدم
آج انگشت بدندانی ہے سارا عالم
آبرو و تجھ پہ فدا کرنے کو تیار ہیں ہم

غرق ہیں بحر معاصی میں ہم اے پیارے مسیح
آج دنیا پہ ہر اک سو ہے شرارت کی گھٹا
مسخری کرتے ہیں احکام الہی سے لوگ
کوئی اتنا تو بتائے کہ یہ اتراتے ہیں کیوں
کچھ نہیں بات مگر پھیر سمجھ کا ہے یہ
ایسی کم علمی کا بھی علم ہے کامل ان کو
صاف ظاہر ہے جو آتی ہے یہ آواز کہ
یاں تو اسلام کی قوموں کا ہے یہ حال ہوا
لاکھوں انسان ہوئے دین سے خارج ہیہات
کفر نے کردیا اسلام کو پامال غضب!
ایسی حالتیں بھی نازل نہ ہو گر رحم خدا
وار اطراف سے ہوں دشمن ہی نظر آئیں جب
دین اسلام کی ہر بات کو جھٹلائیں لوگ
عاشق احمد و دلدادہ مولائے کریم
پر وہ غیور خدا کب اسے کرتا ہے پسند
اپنے وعدہ کے مطابق تجھے بھیجا اس نے
تیرے ہاتھوں سے ہی دجال کا ٹوٹیگا زور
دجل کا نام و نشاں دنیا سے مٹ جائیگا
جو کہ ہیں تابع شیطان نہیں انکی پروا
جبکہ وہ زلزلہ جسکا کہ ہوا ہے وعدہ
تب انہیں ہوگی خبر اور کہیں گے ہیہات
تیری سچائی کا دنیا میں بجے گا ڈنکا
تیرے اعدا جو ہیں دوزخ میں جگہ پائیں گے

پار ہو جائیں اگر تو کرے کچھ ہم پہ کرم
پھنس گئی پنجۂ شیطان میں ہے نسل آدم
نہ تو اللہ کا ہی ڈر ہے نہ عقبےٰ کا غم
بات کیا ہے کہ یہ پھرتے ہیں یوں خوش اور خرم
ان کی خیالوں میں جو کچھ ہے تو وہ انکا ہی دم
ڈالتے ہیں انہیں دھوکے میں مگر دام و درم
ان کے حالات کو لکھتے ہوئے روتی ہے قلم
اور واں کفر کا اڑتا ہے ہوا میں پرچم
آج اسلام کے ہر گھر میں پڑا ہے ماتم
شرک نے لیلی ہے توحید کی جا۔ وائے ستم!
کفر کے جبکہ ہوں اسلام پہ حملے پیہم
کوئی مونس نہ ہو دنیا میں نہ کوئی ہمدم
احمد پاک کے حق میں بھی کریں سب و شتم
حسرت و یاس سے مرجائیں بہ چشم پرنم
دین احمد ہو تباہ اور ہو دشمن خرم
امت خیر رسل پر ہے کیا اس نے کرم
شرک کے ہاتھ ترے ہاتھ سے ہی ہونگے قلم
دین اسلام میں آجائیگا سارا عالم
ایک ہی حملہ میں کھل جائیگا سب انکا بھرم
ڈالدیگا تیرے اعدا کے گھروں میں ماتم
ہم تو کرتے رہے ہیں اپنی ہی جانوں پہ ستم
بادشاہوں کے ترے سامنے ہونگے سر خم
ہر جگہ تیرے مرید انکی ہے باغ ارم

التجا ہے میری آخر میں یہ ای پیارے مسیح
حشر کے روز تو محمود کا بنیو ہمدم

[1] حضرت کا الہام ہے "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

[2] حضرت کا ایک خواب ہے کہ ایک ہاتھی ہے اور وہ چاروں طرف لوگوں کو مارتا پھرتا ہے اور جب میرے پاس آتا ہے تو سر جھکا لیتا ہے اور عجز ظاہر کرتا ہے

دعا

برادر محمد حیات صاحب احمدی۔ بعض ابتلاؤں میں گرفتار ہیں جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

عبدالقادر کشمیری۔ ایک نوجوان لڑکا ہے جو کہ قادیان سے چوری کے اشتباہ میں نکالا گیا تھا۔ لاہور سے خبر آئی ہے کہ وہاں بھی کسی شخص کی چوری کر کے بھاگ گیا ہے احمدی برادراں ایسے شخصوں سے ہوشیار رہیں۔

نماز جنازہ۔ برادر محمد سلیم اللہ سکنہ جا وہ احمدی فوت ہوگیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اجرنی فی مصیبتی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کے والد کی درخواست ہے کہ جنازہ کی تحریک کیواسطے اخبار بدر والحکم میں سب بھائیوں کو اطلاع دیجاوے۔

بدر خواتین

احمدی خاتون گولیکی کے متعلق ایک دوست نے اعتراض کیا تھا کہ یہ مضمون اس کا اپنا لکھا ہوا نہیں۔ ایک عورت کی لیاقت سے بڑھکر ہے۔ اسپر احمدی خاتون نے جو خط ہم کو لکھا ہے اس کا اقتباس چھاپ دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا اور وہ یہ ہے۔

"مختصر حال عرض ہے کہ میری والدہ صاحبہ جو قاضی صاحب کی پھوپھی ہیں اچھی تعلیم یافتہ ہیں اور میرے ابا جان بھی۔ چونکہ پہلے کوئی لڑکا نہ تھا ابا جان نے مجھے چھ سات سال تک بڑی توجہ اور محنت سے پڑھایا اور میں نے اردو کی کئی کتابیں اور فارسی میں گلستان بوستان سکندر نامہ تک پڑھا اور عربی صرف کی ایک دو کتابیں دیکھیں قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھا اس کے بعد جہاں میں بیاہی گئی ہوں وہاں بھی تمام خاندان تعلیم یافتہ اور پڑھنا پڑھانا ان کا پیشہ۔ قاضی صاحب کو تو آپ جانتے ہیں ان کے علم و فضل سے واقف ہیں ان کے پاس پچیس سے زیادہ اخبار آتے ہیں وہ سب میں اول سے آخر تک چار پانچ سال سے دیکھتی ہوں اپنے سلسلے کے اخبار بدر الحکم بھی سنہ ۱۹۰۳ء سے باقاعدہ نظر سے گذرتے ہیں رسالہ ریویو بھی اس کے علاوہ کئی علمی ادبی رسالے ان کے نام آتے ہیں جو سب میں پڑھتی ہوں اور حضرت جی کی کتابیں اردو بھی پڑھیں اور پڑھتی ہوں۔ قاضی صاحب جن کے گھر ہوں انکی زندگی ہی مضمون نگاری کے لئے وقف ہے بوجہ کم فرصتی کے کئی دفعہ وہ مجھ سے اپنے مضامین نقل کراتے ہیں اور خط لکھواتے ہیں ان کی کئی کتابوں کے مسودے میں نے پڑھے جو ابھی چھپی نہیں مثلاً حضرت جی کی تائید میں انہوں نے دو بڑی کتابیں ... ۱۰۰ ورق تک کی لکھی ہیں جو میرے سوا کسی نے نہیں دیکھیں پھر ہمارے گھر میں دن رات چرچہ ہی دین کا رہتا ہے اور حضرت جی کا ہی ذکر اذکار ہوتا رہتا ہے شام کے بعد کھانا کھا کر قاضی صاحب اور میر ماموں جان یعنی والد بزرگوار قاضی صاحب کئی دینی مسئلوں پر آپس میں کلام کرتے ہیں اور مخالفوں کے اعتراضوں کا ذکر ہوتا ہے اور پھر ان کے جواب بھی دیتے ہیں۔ اسقدر سامان حاصل ہونے پر ایک ہر ذرہ میں کچھ نہ کچھ لیاقت پیدا ہو جاتی ہے اگر مجھ میں ہو جائے تو کیا تعجب ہے (جس مضمون دالوگوں کا مال کھاتے ہیں) پر شک ہوا اس کے دو حصے تو میں نے ایام الصلح سے نقل کئے اور دو باتیں میں نے اور لکھیں جو میں نے قاضی صاحب اور ماموں صاحب سے عشاء کے وقت جبکہ وہ آپس میں اس مضمون پر کچھ باتیں کر رہے تھے سنی تھیں اور لفظ بھی کوئی مشکل تو نہیں تھے قاضی صاحب کے مضمون آپ کے پاس آتے ہیں دستخط کا فرق آپ دیکھ سکتے ہیں اور طرز تحریر بھی۔ مگر یہ خیال ہونا چاہئے کہ ایک ہی گھر کے رہنے والے اور صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے ان کے سوا اور کوئی یہاں مضمون نویس ہے ہی نہیں۔ میں بعض اوقات تو حضرت جی کی کوئی کتاب پڑھتی ہوں تو جوش آجاتا ہے اور مضمون لکھ لیتی ہوں پھر لکھکر اصلاح کروا لیتی ہوں اگر ان کو فرصت ہو تو اصلاح کر دیتے ہیں ورنہ کہہ دیتے ہیں "ایڈیٹر خود اصلاح کر لیں گے" یا کبھی فرصت ہو تو مجھے خود بتا دیتے ہیں کہ یوں مضمون لکھو۔ اور پھر کچھ آیتیں دلیلیں سنا دیتے ہیں اور میں سننے کے بعد لکھ لیتی ہوں بعض باتیں میں اون کے مضامین سے یا الحکم یا بدر رسالہ سے یاد رکھتی ہوں یا دیکھ لیتی ہوں۔ بعض کی نسبت میں ان سے دریافت کر لیتی ہوں کہ اس اعتراض کا کیا جواب ہے یہ مسئلہ کسطرح ہے بس اسطرح مضمون لکھا جاتا ہے سچ سچ عرض کر دیا۔

کلمہ طیبہ

یوں تو ہماری ہر ایک مسلمان بہن کہ دیتی ہے کہ میں سچے دل سے کلمہ پڑھتی ہوں مگر کلمہ کے معنے بھی سمجھنے چاہئیں اس کے دو حصہ ہیں ایک لا الہ الا اللہ جس کے یہ معنے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پس میں اس کے سوائے کسی اور کی فرمانبرداری نہ کرونگی اسی کے احکام پر چلونگی اس کا جواب محمد رسول اللہ کلمہ کے دوسرے حصہ میں ہے یعنی جیسے اس نے اپنے سچے نبی کی معرفت طریق بتایا پس اسی طریق پر اپنے عزیزوں کی شادی و غمی کے موقع پر چلونگی۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا میری بہنیں اسیطرح اپنے رشتہ داروں کے بیاہ اور ماتم کرتی ہیں جسطرح رسول اللہ صلعم اور ان کے زمانہ کے مسلمان کرتے تھے۔ اگر نہیں تو وہ اپنے کلمہ کس مونہہ سے پڑھتی ہیں کیونکہ کلمہ پڑھنے کے تو یہ معنے ہیں کہ آج کے بعد ہم اپنے خیالوں اور رسموں کی پیروی نہ کرینگی بلکہ اپنے رسولوں کے سردار آخرالزمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرینگی چونکہ شادی غمی مروجہ رسموں میں بہت کچھ ہم مستورات کا دخل ہے اسلئے مفصلہ ذیل اصلاحیں پیش کیجاتی ہیں؟ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

(اول) شادی بیاہ میں کنگنا باندھنا اور اس تقریب پر تیس چالیس روپیہ کا گڑ بانٹنا (دوم) مائیاں کرنا اور مائی دو مائی غلہ گندم کی گھنگھنیاں اور بال کو ضائع کرنا (سوم) وڑ (عام دعوت) ایسی بد تہذیبی اور بد سلیقگی سے دینا کہ میزبانوں کو تکلیف مہمانوں کو سخت بدمزگی کیا میں تمیس گھنٹو تک پکی ہوئی نیم خام کھوٹی اور سالن کھانے کے قابل رہتا ہے اور کیا جس بدتمیزی کے ساتھ یہ روٹی کھائی اور کھلائی جاتی ہے وہ جاری رکھنے کے لائق ہے۔ (چہارم) کیا برات کی تیاری کے وقت گھڑولی بھرنے کی رسم قابل نفرت نہیں کہ ایک ڈولی ایک گھڑا اور اسپر ایک برتن رکھکر اٹھا کر چلتی ہے اس کے آگے آگے چوڑھے مصلی ڈھول بجاتے ہیں اور پیچھے پیچھے تمام برادری کی عورتیں کیا بیاہی اور کیا کنواری گاتی اور نہایت فحش سٹھنیاں بکتی جاتی ہیں کنوئیں پر پہنچکر ناچتی اور ڈھول بجانے والوں سے ہاتھا پائی کی نوبت پہونچاتی ہیں اور ہمارے غیور مرد ہیں کہ ان بد رسموں کو نہ صرف جائز جانتے ہیں بلکہ خود شریک ہوتے ہیں (پنجم) کیا برات سدھانیکو گھر پہنچنے پر جو دیہات کی لڑکیاں اسکی خاطر تواضع کرتی ہیں وہ جائز ہے اور کوئی شریف عورت یا مرد اسکو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے (ششم) کیا ڈولی پر مٹھیاں بھر بھر کر پیسے پھینکنا پیسوں کو ضائع کرنا نہیں کیا اس حرکت سے مستحق و غیر مستحق کی کچھ تمیز ہو سکتی ہے (ہفتم) کیا دولہن کی ڈولی آنے پر کھچڑی روٹی تقسیم کرنے کی رسم قابل ترمیم نہیں اور کیا کھچڑی سے بھی کوئی سالن ہے جو ایک یا دو دو چپاتیوں پر دھر کر دیجاتی ہے (ہشتم) کیا کنگنا کھولتے وقت دولہا دولہن کو آپس میں لڑوانا اور ایک ایک آنا اور گھی گھر پھر دینا ایک فضول بات نہیں۔ والسلام خیر ختام

احمدی خاتون از گولیکی گجرات

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ حضرت کے سوانح اور فہرست مضامین بڑہائے گئے ہیں۔ خوشخط سفید اعلےٰ کاغذ قیمت صہ خریداران بدر سے للعہ

ادعیہ قرآن شریف قرآن شریف کی تمام دعائیں۔ بمعہ ترجمہ اور تفسیر نظم اردو میں۔ ۲ر

الذکر نماز کا ترجمہ اور اسماے الٰہی اور احادیث۔ قیمت ۲ر

جنگ مقدس روئداد مباحثہ ابین مسیح موعود و عبداللہ آتھم ۱۷ر

مباحثہ مابین اللہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام و پادری احمد مسیح و پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی جی۔ مشن کیمبرج دہلی ا

انوار اللہ۔ ۱۰ر

نورالدین ۔مصنفہ حضرت مولوی نوردین صاحب ۱۲

تفسیر سورہ جمعہ " " " " ۴ر

تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴ر

اعلام الناس " " " " ۳ر

سبیل السبیل " " " " ۱؍ر

کشف الالتباس " " " " ۱۰ر

ایقاظ النائمین " " " " ۳ر

موعظہ حسنہ " " " " ۱ر

صیانتہ الناس " " " " ۱۰ر

سراج الشہادتین " " " " ار

الفرقان " " " " ۲ر

عاقبتہ المکذبین " " " " ار

مجموعہ ازالتہ الوسواس " " " " ۴ر

السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسمعیل صاحب ۵ر

اعجاز احمدی " " " ار

رویائے صالحہ " " " ۴ر

چشمۂ مسیح " " " ار

القول الصحیح۔ مصنفہ آیت اللہ صاحب شاعر ۱ر

روزانہ اخبار عام

تازہ تبازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہے دلچسپ مقبول خلایق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک نفیس کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اسکا ایڈیٹوریل اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونو کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ۱۲ ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرو

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کراویں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر ایمان نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کرا لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کر دینگے ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار نہ تصور فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر
محمد حسین طبیب احمد آبادی۔ موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور محلہ معماراں

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبدالحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اسلئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت قلیل ہے۔ قیمت عہ

مرزا غلام احمد
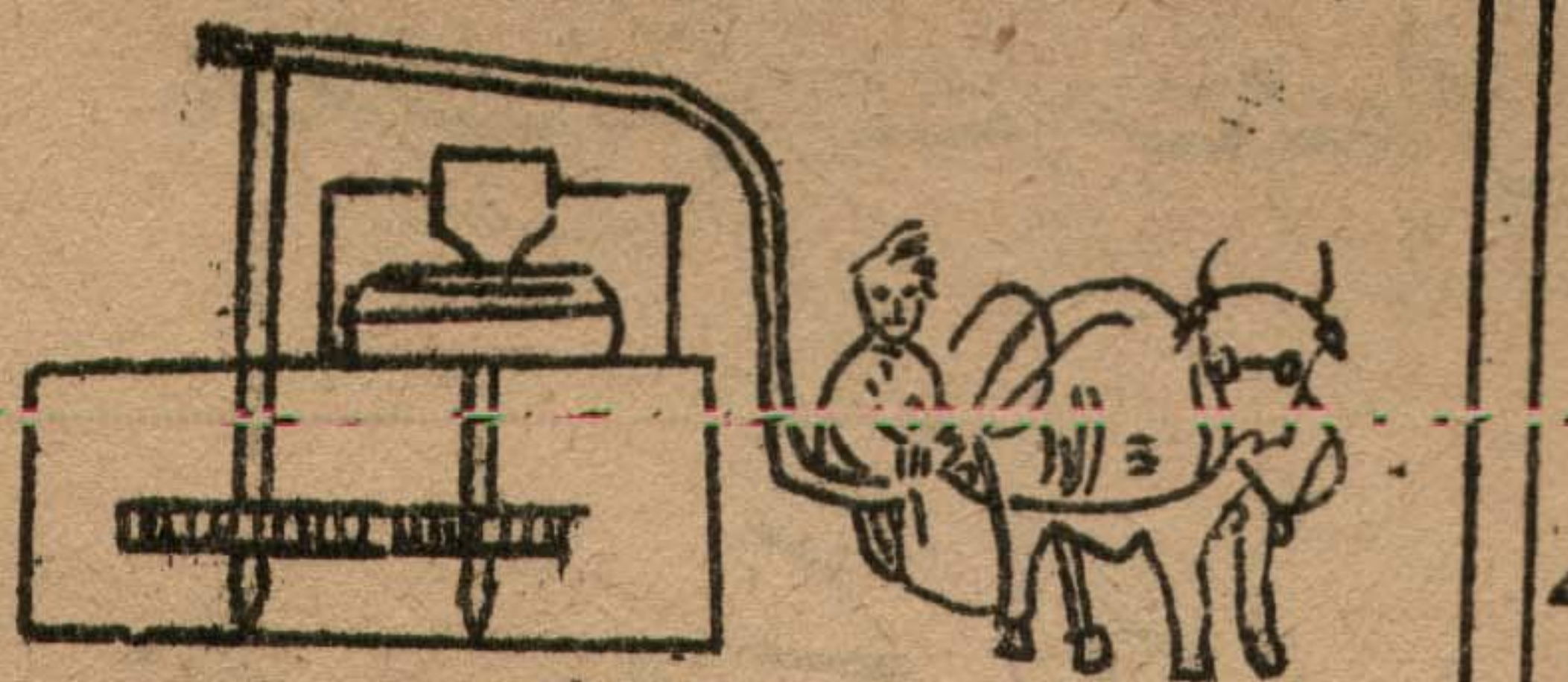
لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ معہ روپیہ اور دوم مبلغ سے مبلغ عہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے گاڈیپر والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولابخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

خریداران بدر کے واسطے ایک رعائت

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری ۔ سب رجسٹراروں ۔ وکیلوں ۔ مختاروں ۔ عرائض اور اپیل نویسوں ۔ رئیسوں ۔ تاجروں ۔ ساہوکاروں ۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخین اور اُن کیمطابق دوسرے مروجہ سنون کی تاریخیں دریافت کرنے کے لئے جو سر گردانیئن اور دقتین پیش آتی تھیں ۔ اور وقت ضائع ہوتا تھا ۔ اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہمنے ایک سو پچیس برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جسمیں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس برس کی

عیسوی ۔ ہجری ۔ فصلی ۔ سمتی

تاریخین بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہیں کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہیں فوراً دیکھ سکتے ہین اور اس کیمطابق دوسرے سنین کی تاریخین بھی ساتھ ہی دیکھی جا سکتی ہین ۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے ۔ جسمین مفصل تاریخین لکھی ہین اور اس کے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اس کی قیمت بغرض رعائت ۲ پائی فی سال کے حساب سے چار روپے رکھی ہے ۔ لیکن اخبار بدر کے خریدارون کیلئے خاص رعائت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کے لئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سالتمام کا چندہ اخبار دفتر بدر مین بھجوا دینگے اُن کو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو تین تین روپے مین یہ جنتری دیجاویگی ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ۲۰ ۔ نومبر ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستین مکمل ہو کر دفتر مین پہنچ جاوین ۔

خاکسار معراج الدین عمر

(عبدل)

مفرح عنبری کی نسبت منشتے نمونہ از خروارے

غور کیجئے کہ لکھنے والے لوگ کون ہیں

خان بہادر
عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیرا گڈھ علاقہ راجنندگاؤں ضلع رائپور

تحریر فرماتے ہیں:- عنایت فرمائیم حکیم صاحب! اسلام مسنون - آپ سے ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی خان بہادر مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیرا گڈھ نے منگائی تھی - انہوں نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ میں آپ کو لکھوں کہ ان کے تجربہ میں بھی مفرح عنبری بہت مفید ثابت ہوئی - آپ مہربانی کرکے ۳ ڈبیہ اور خان بہادر صاحب موصوف کے نام جس قدر جلد ممکن ہو ویلیوپے ایبل روانہ فرمائیے۔

(دستخط) سید بخشش محمد
پرائیویٹ سیکرٹری وزیر صاحب

عالیجناب رائے کالی صاحب تعلقہ دار و رئیس باندا ضلع انگریزی چھٹی

کا ترجمہ:- ڈیر سر! میں نے آپ کی ایجاد کردہ مفرح عنبری کی ایک ڈبیہ استعمال کی ہے میں نہایت خوشی سے اس کے مفید ہونے اور ہندوستان کی بہترین دوائی ہونے کی تصدیق کرتا ہوں - دو سال کی بگڑی ہوئی صحت مجھ کو اسکے استعمال سے واپس ملی ہے - مہربانی کرکے ایک ڈبیہ میرے دوست لالہ سکھن لال کے نام روانہ فرماویں +

عالیجناب فخر الدین صاحب ضلعدار کورٹ آف وارڈس

سونتھ:- تحریر فرماتے ہیں کہ عنایت و کرمفرمائے بندہ جناب حکیم صاحب - تسلیم قبول ہو - میں آپ کی مفرح عنبری کی تعریف کرنے پر مجبور ہوں - اسکی تعریف امکان سے باہر ہے - مجھ کو بیحد فائدہ بخشا - اگرچہ میں نے پوری ڈبیہ نہیں استعمال کی ہے - مگر مجھے جو شکایتیں تھیں وہ سب رفع ہو گئی ہیں - خداوند کریم جزائے خیر دے - میں نے اکثر اشتہارات سے ادویات منگوائی ہیں مگر سوائے روپیہ خراب کرنے اور نفع کی امید پر وقت ضائع کرنے کے فائدہ کچھ نہیں پایا تھا

عالیجناب پنڈت گھانسی رام صاحب رئیس و مختار عدالت شہر میرٹھ

تحریر فرماتے ہیں کہ مفرح عنبری کی چند عدد

عالیجناب سید عظیم اللہ صاحب رئیس اعظم تعلقہ دار و آنریری مجسٹریٹ ضلع ساگر

تحریر فرماتے ہیں مفرح عنبری کی ڈبیہ پہنچی - استعمال عمل میں آیا - بفضلہ تعالیٰ جو تعریف آپ نے درج اشتہار فرمائی ہے - اس سے زیادہ دہ چند تعریف و توصیف کی مفرح عنبری مستحق ہے - اس نے در اصل خود کو مفرح عنبری ثابت کر دکھلایا ہے جن جن اصحاب نے استعمال کیا وہ اسکی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں - براہ مہربانی دو ڈبیہ مفرح عنبری کی اور روانہ فرمائیے +

عالیجناب سید نور الحسن صاحب سب رجسٹرار کلیا گنج

ضلع پورنیہ تحریر فرماتے ہیں: مفرح عنبری نے مجھ کو بہت فائدہ بخشا - فرحت بے اندازہ ہوتی ہے - اور طبیعت ہر وقت بشاش رہتی ہے - میری رائے میں مفرح عنبری واقعی عمدہ چیز ہے - میں اس دوا کی جس قدر تعریف کروں درست ہے - نوجوانوں کا ہمدم اہل قلم کا رفیق اور سن رسیدوں کے لئے عصائے پیری ہے - غرضیکہ خیالی آبحیات سنا کرتا تھا مفرح عنبری نے اصل کر دکھلایا

عالیجناب محمد کریم خان صاحب سوداگر اسپاں بنگلور

تحریر فرماتے ہیں:- میں بارہا آپ سے مفرح عنبری طلب کر چکا ہوں - میں نے اور میرے دوست محمد عبد القدوس صاحب پوسٹ ماسٹر اور دیگر دوستوں نے اس کا استعمال کیا ہے سب کو عظیم فائدہ ہوا ہے - بیشک مفرح عنبری سے بڑھکر ہندوستان کی تمام دوائیوں میں سے کوئی دوا ایسی طاقت بخش نہ ہوگی جس قدر تعریف آپ نے اشتہار میں لکھی ہے - اس سے بھی زیادہ پایا ہے - اور خدا کی قسم کہ میں کوئی آپ کو خوش کرنے کے لئے جھوٹ نہیں لکھتا بلکہ سچے دل سے گواہی دیتا ہوں +

ڈبیاں پہنچیں - ان کے استعمال سے مجھ کو اور میرے دوستوں کو بہت کچھ فائدہ ہوا اور یہاں پر بہت کچھ تعریف ہوئی اسواسطے ۶ ڈبیہ اور بھیجدیجئے (اسکے بعد دوسرے خط میں لکھتے ہیں کہ) مفرح عنبری جن جن اصحاب کو دیگئی وہ آپ کی مرتبہ دوائی مذکور کی بہت تعریف کرتے ہیں - لہذا آپ ۹ ڈبیہ (مفرح عنبری) اور میرے نام روانہ فرماویں -

جناب حافظ فیض رسول صاحب وکیل سررشتہ نظامت

شیخاوٹی علاقہ راج جے پور تحریر فرماتے ہیں - میں عرصہ سے ہر ایک کارخانہ کی ادویات کا تجربہ کرتا رہا ہوں اور بہت سا نقصان اٹھایا ہے - لیکن افسوس کرتا ہوں - کہ رئیس کارخانہ خواہ مولوی صاحب خواہ مفتی صاحب یا حافظ صاحب ہیں لغویت کے بھرے ہوئے اشتہارات کے ذریعہ خلق خدا کو دھوکہ دے کر خراب کرتے ہیں - اب آپ کا پرچہ پہنچنے پر آپ کے کارخانہ کی طرف توجہ کرنی پڑی - اور مفرح عنبری منگا کر تجربہ کیا گیا - دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکے کارخانہ کو روز بروز ترقی بخشے - واقعی مفرح عنبری بذاتہ ایسی ہے کہ جس قدر تعریف کی جاوے کم ہے - میں نے ایسی سریع الاثر اور مفید اجسام دوائی اس سے پہلے نہیں دیکھی

عالیجناب فقیر محمد خان صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر پولیس ضلع

منڈلہ:- میں تصدیق کرتا ہوں - جس قدر ادویات میں نے اپنے اور نیز اپنے دوستوں کے لئے آپ سے منگوائیں سب قابل تعریف ہیں - بعد اسکے آپ نے تین ڈبیہ مفرح عنبری اپنے اور اپنے احباب کے لئے طلب فرمائیں - اور پھر تحریر فرمایا کہ دو مفرح عنبری ایک ڈبیہ کا جناب یعقوب حسین صاحب تھانیدار نے استعمال کیا - اور بعد استعمال نہایت تعریف کی - لہذا آپ ایک درجن ڈبیہ منہ روپیہ کی جناب معلے القاب منشی ہزاری لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے نام روانہ فرماویں یا اور تیسری دفعہ پھر تحریر فرمایا کہ تین ڈبیہ اور بھیجدیں +

خان بہادر
عالیجناب سید علی خان صاحب گورنمنٹ پنشنر

کوٹھی حسن منزل رئیس جونپور تحریر فرماتی ہیں مکرمی حکیم صاحب زاد عنایتہ - میں نے ایک ڈبیہ مفرح عنبری پہلے منگایا تھا - اسکا پورا استعمال میں نے خود کیا جس غرض سے استعمال کیا تھا - اس کو نہایت فائدہ ہوا تب تین ڈبیہ ایک ساتھ اور منگایا تھا ان میں سے دو ڈبیہ میرے دوستوں کے لئے تھیں ان کو دیا - اپنی ایک ڈبیہ میں سے نصف ڈبیہ ایک عورت کو بغرض دفع سیلان کھلائی گئی اس کو بھی فائدہ ہوا - واقعی یہ مفرح نہایت عمدہ چیز اور بہت قابل تعریف ہے - اب ایک ڈبیہ مجھکو مطلوب ہے اور تین ڈبیہ میرے دوستوں کی فرمایش ہے - لہذا آپ چار ڈبیہ بذریعہ ویلیوپے ایبل روانہ فرمادیں +

جناب ڈاکٹر سید محمد حیدر حسین صاحب حیدر صدر شفاخانہ کھنڈوہ

ممالک متوسط تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے یہاں سے جو ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی آئی تھی ایک مریض محمد مخدوم صاحب ہیڈ کلرک سارٹر ریلوے میل سروس کے لئے منگوائی تھی اس نے اعجاز مسیحائی کا کام کیا - صاحب موصوف مرض ذیابیطس میں مبتلا تھے اور اس قدر کمزور ہو گئے تھے کہ اسٹیشن تک جانا مشکل تھا - قلت اشتہا اور ضعف معدہ کی بھی شکایت تھی - مگر ایک ڈبیہ کے استعمال سے رفتہ رفتہ ضعف کم ہو گیا اشتہا بڑھ گئی اور اپنے کام پر آسانی سے چلنے جانے لگے - اس لئے چار ڈبیہ مفرح عنبری کی بہت جلد میرے نام سے بذریعہ ویلیوپے ایبل پارسل بھیجدیں +

وہی صاحب دوبارہ تحریر فرماتے ہیں

مفرح عنبری نے میرے خاص مریضوں کو بہت فائدہ پہنچایا - میرا تبادلہ کھنڈوہ سے ناگپور ہو گیا ہے - انشاء اللہ تعالیٰ یہاں بھی اسکی اشاعت میں کوشش کی جاویگی - آج ایک مہاجن کا خط دربارہ طلبی دو ڈبیہ کھنڈوہ سے آیا ہے - آپ مہربانی کرکے دو ڈبیہ ذیل کے پتہ پر ان کے نام اور ایک ڈبیہ میرے نام بذریعہ ویلیوپے ایبل بھیجکر مشکور فرمادیں +

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور موچی دروازہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرپرائیٹر کے لیے چھاپا گیا۔